احمدی نوجوانوں کیلئے

ماہنامہ **خالد** ربوہ

نومبر ۱۹۹۶ء

ایڈیٹر
سید مبشر احمد ایاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد 45 شمارہ 1

فہرست مضامین
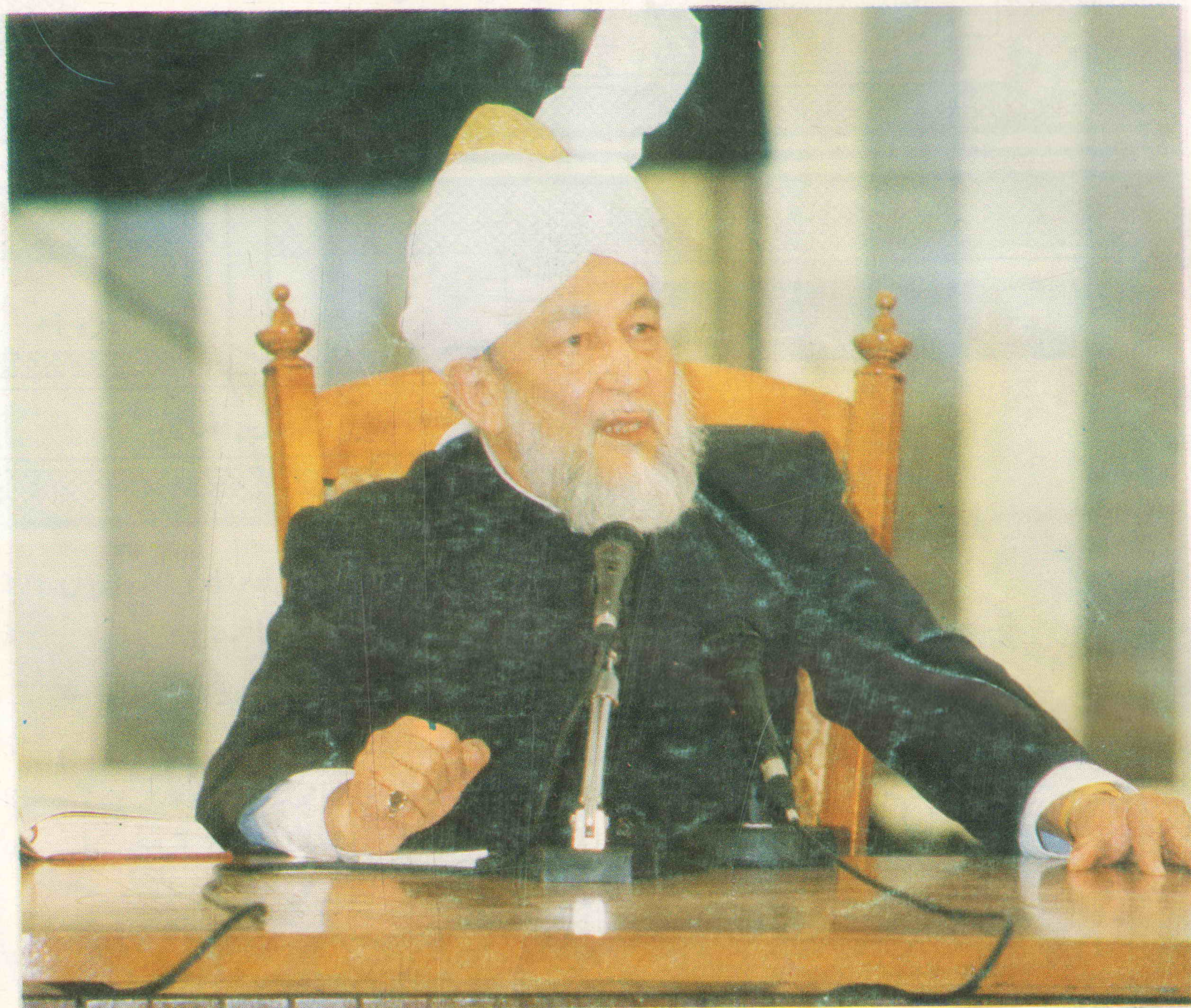
احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ خالد ربوہ

نبوت 1375 ہش

نومبر 1996ء

★★★★

ایڈیٹر:
سید مبشر احمد ایاز

رابطہ آفس: دفتر ماہنامہ "خالد" دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

قیمت۔/6 روپے ★ سالانہ۔/60 روپے

مینجر: مبارک احمد خالد

پبلشر: مبارک احمد خالد۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

اداریہ

خدام الاحمدیہ کا نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

"وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے"

یکم نومبر سے خدام الاحمدیہ کے تنظیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ قائدین اور زعماء کو چاہئے کہ وہ جائزہ لیکر نئے سال کا آغاز کریں کہ گزشتہ سال ان کے کاموں کی رفتار کیسی رہی۔ مرکز سے ملنے والے پروگرام اور ہدایات پر کہاں تک عمل ہو سکا۔ یہ جائزہ لیکر نئے سال کا ایک نئے عزم کے ساتھ آغاز کریں اور حسب سابق MTA سے استفادہ اور دعوت الی اللہ اور خدام کی تعلیم تربیت کے کاموں کو بھرپور طریق پر کرنے کیلئے منصوبہ بندی کریں اور حکمت عمل کے ساتھ اس پر کام کریں۔ تیزی سے بدلتے ہوئے حالات میں اور جماعت کے حق میں خدا تعالیٰ کے بے شمار فضل اور تائیدی نشان ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم اپنی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دیں اور اپنے پیارے امام کی طرف نگاہ کریں۔ اس کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر شانہ بشانہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ ان سارے کاموں کیلئے دین کی خدمت کیلئے ہمیں اپنی پوری صلاحیتوں اور استعدادوں کو اس راہ میں لگانا ہوگا اور وقت کی قربانی دینی ہوگی۔ چاہئے کہ عام خدام ہوں یا کسی بھی زعیم یا قائد صاحب کی مجلس عاملہ کے ممبران ہوں انہیں اپنے سائق، زعیم، یا قائد یا نگران کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کرنا ہوگا اور یاد رکھیں آج جماعت کیلئے کام کرنے والے اور ان کاموں سے جی چرانے والے آنے والے کل کو ایک نمایاں فرق کے ساتھ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ آج کام نہ کرنے والوں کو کل حسرت اور پچھتاوا ملے گا اور کام کرنے والوں کی نسلیں بھی اپنے آباو اجداد کی ان خدمات پر فخر کریں گی۔ بانی خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود جماعتی کاموں کی عظمت و اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو لیکن کہنے والا انہیں کہے گا جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ نہیں کی تھی اس لئے تمہیں بھی اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جاسکتا۔

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء صفحہ ۲۴)

پس جہاں تک بس چلے اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ ہم بھی اور ہماری آنے والی نسلیں بھی۔

وَکُلُّ جَلِیْسٍ مَاخَلَا اللّٰہَ یُھْجَرُ

مکرم آفتاب احمد خان صاحب وفات پاگئے

"اناللہ۔ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"

امیر جماعتہائے احمدیہ برطانیہ، مکرم آفتاب احمد خان صاحب مورخہ یکم اکتوبر 1996ء بروز منگل اپنے گھر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم دس سال سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر تھے۔ آپ نے اپنے عرصہ امارت میں جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

اس وصال کی اطلاع جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہارٹلے پول میں پہنچی تو حضور اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں پہلے مکرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کے گھر ان کی اہلیہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ سے تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے (بیت) فضل لندن پہنچ کر مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب، نائب امیر یو۔ کے کو بطور امیر برطانیہ مقرر فرمایا اور آپ کی نگرانی میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات کئے گئے۔

مورخہ 4 اکتوبر بروز جمعہ المبارک صبح دس بجے میت محمود ہال میں رکھی گئی جہاں آنے والے احباب نے اپنے مرحوم امیر صاحب کے چہرہ کی زیارت کی۔ نماز جمعہ سے کچھ دیر پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محمود ہال تشریف لائے اور مرحوم آفتاب احمد خان کا چہرہ دیکھا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد حضور نے ان کے تابوت کو کندھا دیا اور دیگر خدام کے ساتھ (بیت) فضل سے باہر محراب تک پہنچایا تاکہ بعد نماز جمعہ نماز جنازہ ادا کی جاسکے۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے یہ مضمون بیان فرمایا کہ اس دنیا کی ہر چیز مٹنے والی اور ختم ہونے والی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کے وصال کے نتیجہ میں جو خلاء ہمارے اندر پیدا ہوا ہے وہ خلاء اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بکثرت پیدا ہوں۔ آپ انگلستان کے امیر تھے اور آپ نے شاندار اور کامیاب امارت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ جب مجھے ان کے وصال کی اطلاع ملی میں ہارٹلے پول میں تھا اور سوائے اس کے میرے دل سے کوئی آواز نہیں اٹھی کہ "اناللہ۔ ہمارا پیارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا"۔

حضور ایدہ اللہ نے تذکرہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ذکر بھی فرمایا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت سے درج ہے کہ تھوڑی غنودگی سے الہام ہوا "انا للہ۔ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"۔

حضور ایدہ اللہ نے آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی نیکیوں اور خوبیوں کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم 24 ستمبر 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ ثناء اللہ خان صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے کیا۔ ابتدائی طور پر گارڈن کالج راولپنڈی میں لیکچرار رہے۔ پاکستان بننے کے بعد وزارت خارجہ میں ملازمت شروع کی۔ سیاسی مبصر کی حیثیت سے مختلف ممالک میں خدمات سرانجام دیں۔ وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل رہے۔ اٹلی اور یوگوسلاویہ میں سفیر رہے۔ حضور نے فرمایا 1986ء میں انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کا امیر مقرر کیا گیا۔ ان کو جیسا میں نے تیار کیا اس رنگ میں وہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ہمیشہ میرے مشورہ سے قدم اٹھاتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی رائے کو بھی بے تکلفی سے میرے سامنے پیش کر دیا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ان سے بیرونی تعلقات میں بھی بہت کام لیا ہے۔ بحیثیت ایک نہایت ذہین، کامیاب اور شریف النفس ڈپلومیٹ کے ان کا تعلق اپنے ماتحتوں سے بھی بہت گہرا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے مرحوم کا نہایت محبت بھرا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آفتاب احمد خان صاحب نے جملہ فرائض بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دئے اور بہت نیک انجام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ حقیقتاً "انا للہ۔ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"۔ اور اس دنیا میں چل دیا جو دائمی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی جبروت و جلال اور مالکیت جلوہ گر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس وقت آپ کو اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔

نماز جمعہ و عصر کے ادا کرنے کے بعد حضور نے (بیت) فضل کے احاطہ میں تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اس موقع پر وانڈزورتھ کے علاقہ کے ڈپٹی میئرس، جناب ڈیوڈ ملر ممبر آف پارلیمنٹ، سابق میئر وانڈزورتھ اور دیگر سوشل اداروں کے نمائندے موجود تھے اور انہوں نے حضور سے فرداً فرداً اظہار تعزیت کیا اور آفتاب احمد خان صاحب کی خدمات اور صلاحیتوں کو سراہا۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے احباب کثرت سے دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے تشریف لائے تھے۔ اس کے علاوہ یورپ کے کئی ممالک کے امراء یا ان کے نمائندگان بھی نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت تدفین کے لئے بروک وڈ احمدیہ قبرستان میں لے جائی گئی۔ 4 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قبرستان تشریف لائے اور آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی میت کو کاندھا دیا، اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا اور مٹی ڈالی۔ آپ کی تدفین کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

ادارہ اپنی طرف سے اور تمام قارئین کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کی اہلیہ، بچوں اور تمام لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

اَلَا لَیْسَ غَیْرُ اللّٰہِ فِی الدَّھْرِ بَاقِیًا
وَکُلُّ جَلِیْسٍ مَا خَلَا اللّٰہُ یُھْجَرُ

سنو! اللہ کے سوا زمانے میں کوئی باقی رہنے والا نہیں اور ہر ایک ہم نشین اللہ کے سوا جدا کیا جائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

معارف الحدیث 10

عباد الرحمان کیلئے خوشخبری

(مرتبہ: مکرم عبدالسمیع خان صاحب)

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا بِسَقْيٍ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَلَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ ان میں سے ایک قیدی عورت کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی اور دودھ بہنے کو تھا۔ جب وہ قیدیوں میں کسی بچے کو پاتی تو اسے پکڑ لیتی اپنے سینہ سے چمٹا لیتی اور اسے دودھ پلاتی۔ اس پر حضور ﷺ نے ہمیں فرمایا کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے کہا نہیں جہاں تک اس کے بس میں ہے وہ کسی طرح اس کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ حضور نے فرمایا اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔

تشریح:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو دل کے اوپر ایک غیر معمولی' ایک بہت ہی گہرا اثر کرنے والی حدیث ہے۔ دل پہ قابض ہو جاتی ہے اور لیکن یہ ایک ایسی حدیث ہے جسے سمجھنا آسان بھی نہیں ہے کئی غلط فہمیاں بھی ہو سکتی ہیں۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی جنگی قیدی لائے گئے جن میں عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی تھے۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت جس کسی بچے کو دیکھتی اس کو دودھ پلانا شروع کر دیتی' اس سے محبت کا اظہار کرتی اور لوگ سمجھتے تھے کہ دیوانی ہو گئی ہے۔ اس کیفیت کو جب دیکھا تو آنحضور ﷺ نے ہمیں

فرمایا۔ ہاں اس کا قصہ یہ تھا کہ اس کا بچہ کھویا گیا تھا اور چونکہ بچے سے پیار تھا اس لئے اس کے حوالے سے ہر بچے سے پیار ہو گیا۔ ہر بچہ اپنا دکھائی دینے لگا اور یہی مضمون ہے جو ایک عرب شاعر نے اس حوالے سے بیان کیا ہے کہ میرا بھائی جس مقام پر دفن ہے وہ اگرچہ الگ مقام ہے لیکن مجھے تو جہاں بھی کوئی قبرستان دکھائی دیتا ہے اس کا نام وہی لگتا ہے جو میرے بھائی کے مدفن کی جگہ کا نام ہے۔ میں ہر قبر پر اسی طرح گریہ و زاری کرتا ہوں جیسے اپنے بھائی کی قبر پر گریہ و زاری کرتا تھا۔ کیونکہ یاد رکھو کہ ایک غم دوسرے غم کو ابھار دیا کرتا ہے' ایک محبت دوسری محبت کو چھیڑ دیتی ہے۔ پس یہی کیفیت اس عورت کی تھی کہ جس بچے کو دیکھتی اسے سینے سے لگا لیتی' اسے دودھ پلاتی اس سے پیار کا اظہار کرتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دکھا کر صحابہؓ سے پوچھا کہ بتاؤ کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرگز نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا ہے وہ کیسے بندوں کو آگ میں پھینک دے گا۔

اب یہ جو مضمون ہے یہ بہت ہی لطیف ہے، بہت ہی دل پر اثر پیدا کرنے والا ہے مگر اس کی حکمت سمجھنی ضروری ہے۔ ورنہ یوں معلوم ہوگا جیسے قرآن کریم کے ان تمام وعید کو آنحضرت صلی اللہ وسلم غلط قرار دے رہے ہیں جہاں جہنم کی باتیں ہیں اور بڑے یقین اور تحدی کے ساتھ فرمایا جا رہا ہے کہ لازماً یہ بات ہو کے رہے گی اور خدا کی طرف سے ایک "حقا" وعدہ ہے جو ٹل نہیں سکتا کہ لازما جہنم کو بد لوگوں سے بھر دیا جائے گا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ حدیث اس کے مقابل پر کیا معنی رکھتی ہے اور حدیث بھی ایک عام کتاب کی نہیں بلکہ بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے جو مستند کتابوں میں سے ایک اہم مستند کتاب ہے تو اصل بات یہ ہے کہ یہاں اس مضمون کی چابی لفظ "بندے" میں ہے۔ وہ بچے جو ماؤں کے بچے نہیں بن کے رہتے جو ماؤں کے بچے ہوتے ہوئے بھی غیروں کے ہو جاتے ہیں بسا اوقات مائیں ان کو بددعائیں بھی دے دیتی ہیں۔ اور خود میرے سامنے ایک ایسا واقعہ ہوا کہ ایک عورت نے بستر مرگ پر اپنے بچے کو بددعا دی صرف اس لئے کہ اس کا خدا سے تعلق ٹوٹ گیا تھا اور چونکہ اس عورت کا خدا سے گہرا تعلق تھا اس لئے اس نے بددعا دی اور میں حیران رہ گیا لیکن اس وقت میں سمجھا کہ خدا کا عشق اس پر اتنا غالب ہے کہ اپنے بیٹے کو بددعا دے رہی ہے کیونکہ اس کا خدا سے تعلق ٹوٹ گیا تھا۔ پس یہ چیز حقیقتاً ممکن ہے اور انسانی فطرت میں بھی اس کے نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا بیان کرتے ہوئے شیطان کے ساتھ ایک گفتگو کو ایک تمثیل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

جب شیطان نے یہ کہا کہ تو یہ جو مخلوقات ہیں آدم کی اولاد ان پر مجھے اپنا اثر ڈالنے کے لئے قیامت تک کیلئے چھٹی دیدے اور پھر دیکھ کہ کتنے ہیں جو تیرے ساتھ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چھٹی ہے۔ تو اپنے گھوڑے بھی چڑھا لا ان پر' اپنے پیادے بھی لے آ۔ ان کے آگے سے پیچھے سے دائیں اور بائیں سے ان پر حملے کرو اور جو کچھ بن سکتا ہے بناؤ اور ان بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرو مگر یہ یاد رکھو جو

میرے بندے ہیں ان پر تجھے کوئی دسترس نہیں ہوگی۔ جو تیرے ہیں تو ان کو لے جاوہ تو میرے نہیں ہیں اور پھر قیامت کے دن میں تجھے بھی ان کو جنہوں نے تیرا ساتھ دیا تھا جنہوں نے مجھ سے بندگی کے تعلق توڑ لئے تھے آگ میں پھینک دوں گا۔ تو یہ جو حدیث ہے یہ قرآن کریم کی اس آیت کے حوالے سے حل ہوتی ہے۔

آنحضرت ﷺ یہ فرما رہے ہیں کہ تم اگر خدا کا بندہ بننا سیکھ جاؤ اگر اس کے بندے ہو جاؤ اور عباد الرحمن والی صفات اپنے اندر پیدا کرو تو خدا کی قسم خدا تمہیں کبھی آگ میں نہیں ڈالے گا۔ ناممن ہے کہ تمہیں آگ چھوئے اور اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اور اس دنیا میں بھی اس مضمون کو اطلاق فرمایا ہے۔ فرمایا بڑے بڑے ابتلا آئیں گے دنیا میں خوفناک جنگیں ہوں گی بڑی بڑی ہلاکتیں ہیں جو تمہارے سامنے مونہہ پھاڑے کھڑی ہیں لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آگ تو ہے مگر جو خدائے ذوالعجائب سے محبت کرتے ہیں ان پر آگ حرام کر دی جائے گی۔ پس اس دنیا کی جہنم سے بچنے کا بھی یہی طریق ہے کہ ہم اللہ کے بندے بن جائیں اور بندہ بنے بغیر یہ توقع رکھنا کہ خدا کا رحم غالب ہے یہ حماقت ہے کیونکہ قرآن کریم نے اس مضمون کو خوب کھول کر الگ الگ بیان فرما دیا ہے۔ اس میں کوئی جذباتیت نہیں ہے، گہرے حقائق ہیں جو قرآن اور احادیث ہمارے سامنے رکھتے ہیں"

(بحوالہ خطبہ جمعہ 5 جولائی 96ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 23 اگست 96ء)

نتیجہ سالانہ مقالہ نویسی

بعنوان حضرت مسیح موعود بحیثیت

سلطان القلم

اول: مکرم انصر رضا صاحب نیلا گنبد لاہور
دوم: مکرم محمد شکر اللہ صاحب ڈسکہ سیالکوٹ
سوم: مکرم مظفر احمد صاحب اقبال ٹاؤن لاہور

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

مصور احمد ملیر کراچی، سید نادر سیدین اسلام آباد غربی، نوید احمد نعیم نارتھ کراچی، بلال احمد باجوہ وحدت کالونی لاہور، خیام بشیر، طاہر منور، آصف الرحمان قمر، عبدالرحمان خالد، راشد منور طیب احمد طاہر، رضوان ودود، لطف المنان دارالذکر فیصل آباد، نصر اللہ محمود رحمان پورہ لاہور، ملک عبدالمومن نارتھ کراچی منصور احمد محمود آباد کراچی، طاہر احمد فضل فضل عمر فیصل آباد، عطاء اللہ مجیب ربوہ

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔

(مہتمم تعلیم)

"دولت مند اور متموّل لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں" (حضرت مسیح موعود۔۔۔)

بیت اللہ شریف اور میدان عرفات میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دردانگیز دعا

(مرسلہ:۔ف۔ض۔ مجوکہ۔ خوشاب)

۱۸۸۵ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے جب سفر حج پر روانہ ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم سے انہیں ایک دردانگیز دعا تحریر فرمائی اور لکھا "اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ نصیب ہو تو اس مقام محمود مبارک میں انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بحضور دل اٹھا کر گزارش کریں" نیز یہ ہدایت فرمائی کہ "آپ پر فرض ہے کہ انہیں الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں"۔

چنانچہ صوفی صاحب نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں یہ دعا بیت اللہ شریف میں بھی اور پھر ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ کو (بمطابق ۱۹ ستمبر ۱۸۸۵ء) میدان عرفات میں بھی پڑھی۔ آپ کے پیچھے اس وقت ان کے 20/22 خدام اور عقیدت مند تھے..... صوفی صاحب میدان عرفات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکتوب مبارک ہاتھ میں لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا میں یہ خط بلند آواز سے پڑھتا ہوں تم سب آمین کہتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس تاریخی دعا کے الفاظ یہ تھے۔

"اے ارحم الراحمین ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضاء میں پہنچا اور اپنے نبی ﷺ اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین"۔

(مکتوبات امام ہمام "قلمی جلد اول صفحہ ۶۱۔ ۱۸۹۲ء)۔ (منقول از تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۸۱ تا صفحہ ۸۳)

پانچویں قسط

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

حضرت خلیفہ المسیح الاول کی تحریرات کی روشنی میں

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

شرائط بیعت

"سچا اور پکا مومن وہ ہوتا ہے جیسا کہ حضرت امام نے شرائط بیعت میں لکھا ہے کہ رنج میں، راحت میں، عسر میں، یسر میں قدم آگے بڑھاوے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب امور کا پیش آنا ضروری ہے تو ہر ایک حالت میں فرمانبردار انسان کو چاہئے کہ ترقی کرتا رہے اور دعاؤں کی طرف توجہ کرے تا کامیابی کی راہیں اسے مل جائیں۔ یہ ساری باتیں ابراہیمی ملت کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتی ہیں"۔

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۔ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۲۳۸)

خوف کے بعد امن

صاجزادہ میاں مبارک کی وفات اور پھر خود حضرت اقدس علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کا کوچ کرنا واقعی اپنے اندر ضرور ابتلاء کا رنگ رکھتے ہیں مگر اس سے خدا ہم کو انعام دینا چاہتا ہے۔ انعام الٰہی پانے کے واسطے ضروری ہوتا ہے کہ کچھ خوف بھی ہو"۔

(الحکم ۱۴ جون ۱۹۰۸ء۔ صفحہ ۸ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۲۷۲)

مباحثہ دہلی

"اس رکوع (سورہ آل عمران آیات ۵۶ تا ۵۷) میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا انشراح صدر بخشا ہے کہ میں اس کے ذریعہ سے تمام دنیا کے مذاہب کو محض فضل الٰہی سے یقیناً جیت سکتا ہوں..... یہ آیت (آل عمران ۵۶) قیامت تک اسلام کا بول بالا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ اس لئے میں نے کہا تا تمہیں اس نعمت کی قدر ہو۔ اِنِّی مُتَوَفِّیکَ میں تیری روح کو قبض کرنے والا ہوں توفی کے معنے پر حضرت صاحب نے سیر کن بحث فرمائی ہے۔ میری تشریح کی حاجت نہیں۔ آپ نے انعامی اشتہار شائع کئے کہ قبض روح کے سوا

کوئی اور معنے اس کے بلا قرینہ صارفہ بتادے۔ ایک مولوی نے دہلی میں وفیت (آل عمران ۲٦) کو پیش کیا مگر وہ کیسا نادم ہوا جب کہ آپ نے فرمایا کہ کیا یہ اسی باب سے ہے جس باب سے توفی ہے"۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۴۸۳)

عظیم روحانی معالج

"جس طرح سے کہ ایک طبیب اغذیہ اور ادویہ کے خواص سے واقف انسانوں کو مفید اور مضر اشیاء کا علم بتلاتا ہے اور جو اس کی بتلائی ہوئی بات پر یقین کر کے عمل کرتے ہیں وہ سکھ اور امن سے رہتے ہیں اور جو نہیں کرتے بلکہ اس کے علم کو غیر ضروری خیال کر کے اپنی ضد اور ہٹ پر رہتے ہیں وہ دکھ بھگتتے ہیں۔

اسی طرح انبیاء کو انسانی اعمال اور افعال اور اقوال کے خواص کا علم ہوتا ہے۔ وہ ایسے وقت میں آتے ہیں جب کہ انسان بستر بیماری پر ہوتے ہیں۔ یعنی ایک معالج کے حکم میں ان کے پاس آتے ہیں جو لوگ اس کی باتوں کا انکار کرتے ہیں اور جن مضر باتوں سے وہ روکتا ہے اس سے نہیں رکتے بلکہ اس کی ضرورت کو ہی محسوس نہیں کرتے وہ ضرور دکھ پاتے ہیں۔

یہی بلا اب اس زمانہ میں بھی لوگوں کو لاحق مال ہے کہ ایک نذیر کے وجود اور عدم وجود کو برابر خیال کر رہے ہیں...... جو لوگ خدا کے ماموروں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کی ہدایتوں پر عمل درآمد نہیں کرتے وہ دولت ایمان سے تہی دست رہتے ہیں۔ ایمان اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب کہ انذار کو ترجیح دیوے اور یہ بھی انسان کا اختیاری امر ہے"۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۷۰)

صحبت کا اثر

میں تو حضرت صاحب کی مجلس میں بھی قربانی ہی سیکھتا رہتا تھا جب وہ فرماتے تو میں یہ دیکھتا تھا کہ آیا یہ عیب مجھ میں تو نہیں"۔

(بدر ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء صفحہ ۸ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۲۳۵-۲۳٦)

فتح مبین
اور احمدیت کا عظیم الشان مستقبل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اتباع جس جاہ و حشم کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کے منکروں پر حکمران ہیں اس سے ھند والے کیا تمام آباد دنیا والے بے خبر نہیں.......
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اتباع اور اس کے ساتھ والے مسلمان ہیں یا عیسائی اور ان کے منکر یا یہود ہیں یا اس انڈیا میں آریہ اور مختلف بلاد میں کچھ پارسی اور کچھ بدھ یہ تمام منکر قومیں حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع کے ماتحت ہیں اور ہمیشہ ماتحت رہیں گی۔"

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 9-8)

"یہ کیسی عظیم الشان اور صادق پیشگوئی ہے۔ یہی وحی خدا

تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو بھی ایک عرصہ سے ہو چکی ہے اور براہین احمدیہ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ یٰعِیْسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

اس نمونہ سے جو ہمارے زمانہ کے راستباز سے ظاہر ہے خدا کی واقعی وحی کا پتہ لگ سکتا ہے اس لئے کہ جو وعدہ تطہیر اور رفع اور توفی اور فوق کا حضرت مسیح علیہ السلام کو دیا گیا تھا وہی ہمارے آقا حضرت مسیح موعود کو دیا گیا ہے آپ کے حالات و واقعات بڑی بھاری چابی ہیں گذشتہ حالات کے قفلوں کے لئے۔"

(نورالدین ایڈیشن سوم صفحہ 177-178 بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 485-484)

حضرت اقدس کی قوت قدسیہ اور فیض رسانی

حضرت خلیفہ المسیح اول کا ایک قصیدہ جو حضرت اقدس مسیح علیہ السلام کی کتاب کرامات الصادقین کے اخیر میں بطور الحاق کے شائع ہوا ہے اس میں حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول خود فرماتے ہیں۔

"ترجمہ: خدا کی قسم مجھے جب سے ہی آپ کی ملاقات نصیب ہوئی ہے آپ نے مجھے ہدائت ہی میں بڑھایا ہے اور ترقی بخشی ہے اور احمد کی معرفت اور شناخت بھی مجھے آپ ہی کی تفہیم و افہام اور سمجھانے سے ہو سکی۔ اور کئی ایسے مسائل جو نہایت پیچیدہ اور مشکل اور غیر واضح تھے جو حل نہ ہوتے تھے لیکن آپ کے انوار صحبت سے اور آپ کے علمی افاضات سے میں ان سے آگاہ ہو سکا۔"

ایک جلسہ سالانہ پر فرمایا:

"ہماری بابت کچھ بھی خیال نہ کرو ہم کیا اور ہماری ہستی کیا۔ ہم اگر بڑے تھے تو گھر رہتے پاکباز تھے تو پھر امام کی ضرورت کیا تھی اگر کتابوں سے یہ مقصد حل ہو سکتا تھا تو پھر ہمیں کیا حاجت تھی ہمارے پاس بہت سی کتابیں تھیں مگر نہیں ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا...... اسی طرح ہم جس قدر یہاں ہیں اپنے اپنے امراض میں مبتلاء ہیں......... اور یہاں علاج کے لئے بیٹھے ہیں........ صادق مامور ایک ہی ہے جو مسیح اور مہدی ہو کر آیا ہے۔ پس خدا سے مدد مانگو ذکر اللہ کی طرف آؤ جو فحشاء اور منکر سے بچانے والا ہے اسی کو اسوہ بناؤ اور اسی کے نمونہ پر چلو جو ایک ہی مقتدا اور مطاع اور امام ہے"

(تفسیر سورۃ جمعہ صفحہ 26 بحوالہ مرقاۃ الیقین صفحہ 1)

خاندان مسیح موعود کی پاک سیرت

احمدیہ بلڈنگس لاہور میں (1912ء) خلافت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

"اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علی کو کہدیں پھر خسر کے

لحاظ سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے یا [illegible] [illegible] کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حق دار ہو سکتے ہیں مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرماں بردار اور وفادار ہیں اور انہوں نے اپنا دعویٰ ان کے سامنے پیش نہیں کیا......

مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرماں برداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں..... میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرماں بردار ہے ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرماں بردار نہیں۔ مگر نہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرماں بردار ہے اور ایسا فرماں بردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں

ایک ایک ان میں سے مجھ پر فدا ہے
کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہے....."

(بدر 3 جولائی 1912ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود کے

وظائف

ایک شخص نے سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الاول [illegible] سے دریافت کیا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے مریدوں کو کون سے وظائف اور اذکار بتایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ الاول نے جواباً فرمایا کہ

" حضرت اقدس علیہ السلام عام طور پر درود شریف، استغفار، لاحول، سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کی تلاوت کا ارشاد فرمایا کرتے تھے "

(بحوالہ حیات قدسی صفحہ 81)

دعویٰ دلائل صداقت مسیح موعود

"میں حضرت مسیح کی وفات کا قائل ہوں اور میرا کامل یقین ہے کہ وہ قتل اور پھانسی سے بچ کر اپنی موت سے مرچکے اس امت میں انعمت علیہم، مغضوب، ضال تینوں قسم کے لوگ موجود ہیں پس وہ مسیح موعود علیہ السلام بھی موجود ہے جس کو ہم میں نازل ہونا تھا وہ مہدی معہود اور اس وقت کا امام بھی ہے وہ اختلافوں کا حکم ہے اور ہم نے اس کی آیات بینات کو دیکھا اور ہم گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر جزا و سزا حشر اجساد، جنت، نار، اپنی بے ثبات زندگی کو نصب العین رکھ کر اس کو امام مان لیا ہے۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ 55)

"اللہ وحدہ لاشریک ہے اپنی ذات و صفات ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول اور خاتم الانبیاء اور

فخر رسل ہیں اور یہ بھی میرا یقین ہے کہ حضرت مرزا صاحب مہدی ہیں۔ مسیح ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے سچے غلام ہیں بڑے راست باز اور سچے ہیں گو مجھ سے ایسی خدمت ادا نہیں ہوئی جیسی کہ چاہئے تھی اور ذرہ بھی ادا نہیں ہوئی۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ 58)

"پس گذر گئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جس طرح کہ گزر گئے باقی رسل علیہ الصلوۃ والسلام اور یہ بات کہ حضرت عیسیٰ بن مریم جو کہ اترنے والے ہیں اترے۔ صلوۃ اللہ کی اوپر ان کے اور سلام۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہمارے لئے قرآن شریف کی سورۃ نور میں کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ کرے گا اس شخص کو جو خلیفہ ہو گا ہم میں سے۔ اور تصریح فرمائی ہے رسول نے جو کہ سردار ہیں اولین و آخرین کے اور سردار ہیں اولاد آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ تحقیق امام ہو گا تمہارا تم میں سے نازل ہونے والا اور شہادت دی اللہ جلہ شانہ اور اس کے ملائکہ نے اور صاحب علم نے کہ تحقیق وہی ہے اور شہادت دی شمس و قمر نے کہ تحقیق وہ مہدی ہے اور طاعون اور جدب اور قتال نے کہ تحقیق وہ مرسل ہیں جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاءِ وَالضَّرا اور فائز ہونا اس کا اور فلاح پانا اس کا مقابلہ میں مخالفوں کے آریہ، براہمہ، نصاریٰ، سکھ، علماء اور متصوفین اور حکام اور اقارب اس کے اور بنی عم اس کے ببکرہ ابیھم اس طرح کہ وہی مطاع ہے اور پائے گا تو اس کو اور نصرت اس کی کر کہ تحقیق وہ اوپر حق کے لئے ہے۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ 70)

ناقہ اللہ

24 مئی 1909ء کو فرمایا۔

"حکیم فضل الدین صاحب نے میری کسی بیماری میں گھبرا کر حضرت صاحب (مسیح موعود) کو لکھ دیا کہ بیمار ہیں حضرت صاحب بے تاب ہو کر میرے پاس جموں تشریف لے گئے وہاں حضرت صاحب نے ایک جلسہ میں فرمایا تھا کہ انبیاء علیہم السلام بھی ناقہ اللہ ہوتے ہیں بھلا ان کو کوئی چھیڑ کر تو دیکھے"

(مرقاۃ الیقین صفحہ 215-216)

حضرت مسیح موعود کی ڈائری

"ایک دن میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نوٹ بک دیکھوں کہ اس میں کس قسم کی باتیں نوٹ کی گئی ہیں۔ چنانچہ میں نے باوجود حضور اقدس کے احترام کے حضور سے اس بات کی درخواست کر دی کہ میں حضور کی نوٹ بک دیکھنا چاہتا ہوں حضور نے بلا تامل اپنی نوٹ بکس بھجوا دی جب میں نے اسے ملاحظہ کیا تو اس کے پہلے ہی صفحہ پر اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین کی دعا لکھ کر اسکے نیچے حضور نے یہ نوٹ دیا ہوا تھا۔

بقیہ صفحہ ۱۸ پر

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے دین حق اور قرآن کے ذریعہ ہر شعبہ زندگی کے بارہ میں ہماری راہنمائی کا انتظام فرمایا ہے۔ قرآن میں علم و حکمت، صنعت سازی، تجارت، پیشہ وارانہ تعلیم سبھی کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ سورۃ سبا کی آیت نمبر 11 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝

کہ ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضل عطا کیا تھا اور کہا تھا کہ اے پہاڑوں کے رہنے والو تم بھی اور اے پرندو تم بھی اس کے ساتھ خدا کی تسبیح کرو اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام پر اپنے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔ لوہے کو نرم کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں صنعت کی ترقی کا ذکر ہے کیونکہ اکثر صنعتی ترقی دراصل لوہے کی صنعت کے فروغ سے وابستہ رہی ہے۔

قرآن کریم میں گزشتہ واقعات کا ذکر محض تاریخی قصے کے طور پر نہیں بلکہ ایسے واقعات کے ذکر میں بے شمار حکمتیں پنہاں ہوتی ہیں۔ یہاں فضل الٰہی کے طور پر اس امر کا ذکر کرنا صنعت و حرفت کی ترقی کی اہمیت کی طرف واضح اشارہ کرتا ہے۔

صحیح بخاری کتاب البیوع میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں جو وہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بنا کر روزی کمایا کرتے تھے۔

پھر آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد تو ہم میں سے اکثر نے سن رکھا ہوگا کہ اطلبوا العلم ولو کان بالسین کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی جانا پڑے۔ یہاں بطور خاص چین کا ذکر کرنا سائنس اور ٹیکنالوجی یعنی مادی علوم کے حصول کی ترغیب بھی دلا رہا ہے کیونکہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں چین صنعتی لحاظ سے سب سے آگے تھا۔ جہاں تک علوم دینیہ کا تعلق ہے ان کا مرکز اور منبع تو خود آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات ہی تھی اور پھر آپؐ کے صحابہ کرام تھے۔ پس یہاں چین کا ذکر کرنا علاوہ اس امر کے کہ حصول علم کے لئے لمبی مسافت اور تکلیف برداشت کرنا چاہئے یہ اشارہ بھی کرتا ہے کہ صنعت و حرفت اور اس سے وابستہ علوم بھی ضرور سیکھنے چاہئیں جیسا کہ ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ العلم علمان علم

اَلْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ یعنی علم دو ہی ہیں۔ ایک دین کا علم اور دوسرا مادے یعنی Matter کا علم۔

پس ان علوم کی تحصیل اگر انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی رضا کے حصول کی غرض سے کرے تو یہ بھی اس کے لئے ایک عبادت کا رنگ رکھتا ہے۔ قرآن کریم اور دین اسلام کی اس راہنمائی کا نتیجہ تھا کہ قرآن کریم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آغاز اسلام میں مسلمانوں نے ان علوم و فنون میں بے مثال ترقیات حاصل کیں۔ بعد میں آنے والے ادوار پر اگر نگاہ دوڑائی جائے تو بعض مسلمان بادشاہ بھی صنعت و حرفت سے وابستہ نظر آتے ہیں۔ شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے قرآن کریم لکھ کر اپنی روزی پیدا کرتا تھا۔

پس آج پھر ہمیں اپنی ترقی کے لئے فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ اور اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ پر عمل کرتے ہوئے مختلف علوم و فنون اور صنعت و حرفت کے میدان میں بھی آگے بڑھنا ہوگا۔

ملازمتوں پر غور کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر شخص کو نوکری یا ملازمت کی طرف متوجہ نہیں ہوجانا چاہئے۔ کیونکہ ملازمتیں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں بلکہ ملازمت پیشہ افراد ملک کی دولت کو کھاتے ہیں جب کہ تجارت، صنعت، ایجادات، زراعت اور دیگر پیشوں سے وابستہ افراد ملک کی پیداوار میں اضافہ کرکے ملک کو کھلا رہے ہوتے ہیں۔ پس زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کرنے چاہئیں اور ملازمتیں صرف اتنی ہونی چاہئیں جتنی ملک یا کسی قوم کو اشد ضرورت ہو۔

پھر ملازمتیں خواہ کتنی بھاری ہوں بہرحال محدود ہوتی ہیں۔ ہنر سیکھ کر انسان مخصوص ملازمت بھی حاصل کرسکتا ہے اور اپنے طور بھی وہ ہنر بطور پیشہ اختیار کرکے کمائی کرسکتا ہے۔ نیز دوسروں کو وہ ہنر سکھا کر انہیں بھی معاش کے قابل بنا سکتا ہے۔

ہنر انسان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ ہنرمند انسان کو کسی پر انحصار نہیں کرنا پڑتا بلکہ وہ خود کسی بھی جگہ کسی بھی وقت آزادی کے ساتھ اپنا کام کرسکتا ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے۔ پڑھنا لکھنا غیر طبعی چیز ہے اور ہنر ایک طبعی چیز ہے جو ہر جگہ کام آسکتی ہے۔ مثلاً معماری ہے، لوہاری ہے، نجاری ہے یا اسی قسم کے اور پیشے ہیں۔ پیشہ ور ہر جگہ اپنے گزارے کی صورت پیدا کرلیتا ہے اور لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:-

"مختلف قسم کے پیشے اور ہنر جاننا غیر ملکوں میں جانے کے لئے بڑی سہولت پیدا کرنی والی چیز ہے اور ان کے ذریعہ وہاں آسانی سے روزی کمائی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت کی ترقی میں بھی ان پیشوں کا بہت حد تک دخل ہے"۔ (مشعل راہ صفحہ ۶۸۴، ۶۸۷)

زائد ہنر جاننے والا شخص بہتر معلومات اور تجربہ ہونے کی وجہ سے گھر کے روزمرہ یا پیش آمدہ نقائص کو خود دور کرسکتا ہے اور اسے پیشہ ور افراد کے رحم و کرم پر نہیں رہنا پڑتا اور

اس طرح وہ خود اپنے ہاتھ سے بہت سے کام کر کے اخراجات میں کافی کمی کر سکتا ہے۔ پھر ایسا شخص کسی وجہ سے اگر وہ کام نہ بھی کر سکے تب بھی ضرورت پڑنے پر کسی دوسرے سے بہتر رنگ میں کام کروا سکتا ہے۔

عزیز بھائیو! زندگی ایک مسلسل ارتقاء کا نام ہے۔ اس لئے اس میں نشیب و فراز کا وجود ناگزیر ہے۔ انسانی زندگی اپنے تحرک کی بدولت اپنے جلو میں بڑے ہی نشیب و فراز لے کر آئی ہے۔ نشیب و فراز کی یہی کیفیات ہیں جنہیں ہم غربت و امارت، خوشحالی و تنگدستی، وصال و جدائی، صحت و بیماری اور غم و مسرت کے نام سے یاد کرتے ہیں اور یہ تمام ممکنات زندگی کا جزو لاینفک ہیں۔ پس ہم میں سے کوئی بھی شخص کسی بھی وقت ان میں سے کسی مشکل صورت حال سے دوچار ہو سکتا ہے۔ ایسے وقت میں ہنرمند شخص اپنے ہنر کو استعمال کرتے ہوئے بڑی جرات کے ساتھ مردانہ وار ان تکالیف کا مقابلہ کر سکتا ہے اور کسی دوسرے پر بوجھ نہیں بنتا۔

ایسے کتنے ہی گھرانے میرے علم میں ہیں جہاں والد کی وفات کے بعد والدہ اپنے ہنر کو استعمال کرتے ہوئے نہایت باعزت طور پر بچوں اور گھر کی ضروریات کو پورا کرتی رہی۔ خود میری امی مجھے بتایا کرتی ہیں کہ جب ان کے والد "دعوت الی اللہ" کے لئے ملک سے باہر گئے تو چونکہ ان کی والدہ فرمہ شکنی اور جلد سازی کا ہنر جانتی تھیں اسے استعمال کر کے وہ کئی کئی مہینے اسی سے گھر کے بہت سے اخراجات پورے کرلیا کرتی تھیں۔

ایسے افراد جو فارغ ہوں ان کے لئے تو ہنر سیکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ ہنرمندی کا فائدہ تو حاصل کر ہی لیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ مصروف رہ کر آوارگی، لغویات اور وقت کے ضیاع سے بھی بہت حد تک بچ جاتے ہیں۔ موجودہ دور سائنس، ٹیکنالوجی اور مشینوں کا دور ہے۔ جس میں جابجا ہاتھ سے کام کرنا پڑتا ہے۔ پس اگر کسی قوم کے افراد ہنر سیکھ کر مشینوں وغیرہ پر کام نہیں کرتے تو وہ قوم شاہراہ ترقی پر اتنی ہی پیچھے رہ جاتی ہے۔ چنانچہ اس طور پر بھی ہنرمند شخص معاشرے میں نہایت مفید کردار ادا کرتا ہے۔ وہ خود بیکار نہیں رہتا اور اس طرح دوسروں پر بوجھ نہیں بنتا۔ پھر وہ سوال کی عادت اور مانگنے کی لعنت کو معاشرے سے ختم کرنے میں حصہ لے رہا ہوتا ہے۔

ایسا شخص خود کما کر نہ صرف اپنا بلکہ اپنے اہل خانہ اور دوسروں کا بھی بھلا کر سکتا ہے۔ اپنے ہنر کو استعمال کرنے کی بدولت بہتر آمدن ہونے کی بناء پر مالی قربانیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتا ہے جو اپنی ذات میں نہایت دور رس نتائج کی حامل ہوتی ہیں۔

نیز ہنر جاننے کی وجہ سے ضرورت پڑنے پر وقار عمل اور وقف عارضی کے تحت وہ جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی خدمات بھی پیش کر سکتا ہے۔ یورپین اور دیگر ترقی یافتہ اقوام کی ترقی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی سکول کی عام تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں بچوں کو چھوٹے موٹے ہنر مثلاً لکڑی کا کام، پینٹنگ، ہینڈی کرافٹس، ٹائپنگ، کمپیوٹر ٹریننگ سکھانے کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے کسی بھی کام کے لئے انہیں دوسروں کی طرف دیکھنا نہیں پڑتا کیونکہ وہ اسے عار نہیں سمجھتے اور نہایت مستعدی اور محنت کے ساتھ اسے

انجام دینے کی کوشش میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔

پس ہمارے لئے یہی سبق ہے کہ:۔

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

عملی میدان میں شعبہ صنعت و تجارت کے تحت کام کرتے ہوئے ہمیں سب سے پہلے خدام و اطفال کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ کوئی جائز کام یا پیشہ ذلیل نہیں ہے۔ لوہار، بڑھئی، دھوبی، نائی، خاکروب غرضیکہ کسی کا کام ذلیل نہیں۔ یہ سارے کام دراصل لوگ خود کرتے ہیں۔ ہر شخص تزئین کرتا ہے، اپنی داڑھی مونچھوں کی صفائی کرتا ہے۔ یہی حجام کا کام ہے۔ بچہ پیشاب کردے تو امیر و غریب ہر ایک اسے دھوتا ہے جو دھوبی کا کام ہے۔ ہر انسان اپنی طہارت کرتا ہے۔ یہ کیا ہے یہی خاکروبوں والا کام۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"تو یہ سب کام انسان کسی نہ رنگ میں خود کرتا ہے مگر اس طرح کہ کسی کو پتہ نہ لگے اور خود بھی محسوس نہ کرے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ وہ ایسے رنگ میں کرے کہ وہ سمجھتا ہو کہ گویا یہ کام برا سمجھا جاتا ہے مگر دراصل برا نہیں اور اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں"۔

ہمارا فرض ہے کہ سب خدام بھائیوں کو تحریک کریں کہ وہ کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں خصوصاً وہ خدام جو بالکل فارغ اور بے کار ہیں۔ انہیں سمجھانا چاہئے کہ خود بھی کوئی مفید کام کرے اور دوسروں کو بھی اس سے فائدہ پہنچائے۔ پھر وہ خدام جو امتحانات سے فارغ ہوئے ہیں۔ اسی طرح وہ خدام جو چھٹیاں گزار رہے ہیں۔ پھر دوسرے خدام بھی جو اپنے دیگر کاموں کے ساتھ ساتھ کچھ وقت اس مقصد کے لئے نکال سکتے ہوں۔ سائیکل سواری، گھڑ سواری، ڈرائیونگ، تیراکی، نشانہ بازی، جلد سازی، ٹائپنگ، کمپیوٹر ٹریننگ، الیکٹریشن، ریفریجریشن، بے شمار ایسے ہنر ہیں جو باسانی سیکھے جاسکتے ہیں۔

اطفال کو بے شک چھوٹی عمر میں فیکٹریوں، کارخانوں یا مشینوں پر ہنر سیکھنے کے لئے نہیں بھیجا جاسکتا لیکن ابتداء میں ان میں ایسی کھیلوں کا اگر رواج ڈال دیا جائے مثلاً لکڑی کے ٹکڑوں سے چیزیں بنانا۔ لوہے کے پرزوں سے چھوٹے موٹے پل پنگھوڑے وغیرہ بنانا تو ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن بھی ہنر سیکھنے کی طرف مائل ہوں گے۔ ہنر سکھانے کے سلسلہ میں اجتماعی تحریک بھی اپنی جگہ مفید ہے اور اس کے لئے مضامین شائع کروائے جاسکتے ہیں۔ لیکچرز اور تقاریر وغیرہ کروائی جاسکتی ہیں لیکن عہدیداران کو چاہئے کہ وہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے پوری ہمدردی کے ساتھ انفرادی طور پر ہر خادم کو اس کے مناسب حال مشورہ دیں اور اس سلسلہ میں اس کی مدد کریں۔

راہنمائی اور مدد اسی وقت بہتر رنگ میں سرانجام دی جاسکتی ہے جب راہنمائی کرنے والے کو خود ضروری معلومات حاصل ہوں۔ اس مقصد کے لئے مجالس، ضلع اور علاقہ کی سطح پر ہنر سکھانے کے مواقع اور اداروں کی ضروری تفاصیل جمع ہونی چاہئیں۔ اپنے علاقہ کے پیشہ ور افراد سے درخواست کرنی چاہئے کہ وہ دوسروں کو یہ ہنر سکھانے میں تعاون کریں۔ ان تفاصیل کو خادم کے سامنے رکھتے ہوئے اسے مشورہ دینا چاہئے اور حسب ضرورت اس کی مدد بھی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بقیہ از صفحہ 13

فارغ رہنے والے خدام کے بارہ میں کوشش اس طرز پر ہونی چاہئے کہ وہ ہنر سیکھ کر معاش کے قابل ہو جائیں نیز اس امر کی بھی نگرانی کی ضرورت ہے کہ ہنر سیکھنے کے بعد وہ جلد اس ہنر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا شروع کر دیں۔

بڑی مجالس اضلاع اور علاقہ جات کو اپنے اپنے ہاں اجتماعات کے موقع پر صنعتی نمائش کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ایک طرف ہنر جاننے والے خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی ہو تو دوسری طرف انہیں دیکھ کر دیگر خدام و اطفال کو بھی نئے نئے کام سیکھنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ نئی بنائی جانے مفید اشیاء تیار کرنے والے خدام کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ ایسی اشیاء کی بڑے پیمانہ پر تیاری اور پھر ان کے تعارف اور فروخت کے سلسلہ میں بھی عہدیداران کو ضروری راہنمائی اور مدد فراہم کرنی چاہئے۔

پھر عہدیداران اگر روزمرہ کے عام استعمال کی اشیاء مثلاً سکوائش، چٹنی، پالش، واشنگ پاؤڈر، صابن، موم بتیاں وغیرہ بنانے کی تراکیب سے خدام کو آگاہ کریں اور شروع میں یہ چیزیں تیار کرنے میں بھی عملی طور پر ان کی مدد کی جائے تو بہت سے گھرانوں کے اخراجات میں نمایاں کمی ہو سکتی ہے۔ نیز گاہے گاہے مقامی طور پر اس مقصد کے لئے صنعتی کلاسز بھی منعقد کی جاسکتی ہیں۔

دنیا کے موجودہ حالات ہم احمدی نوجوانوں سے خصوصیت کے ساتھ عمل اور قربانی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پس ہمیں اپنے اوقات کی فکر کرتے ہوئے اپنے علم اور ہنر میں اضافہ کے لئے پوری کوشش کرنی چاہئے پھر دوسروں کو اس سے مستفید کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔ نیز اس مقصد کے لئے اپنے خالق حقیقی کے حضور عاجزانہ دعائیں ضرور کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی قوم اور ملک کی بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اے میرے خدا تو مجھ سے راضی ہو جا اور راضی ہونے کے بعد پھر کبھی بھی مجھ سے ناراض نہ ہونا میں نے جب یہ نوٹ پڑھا تو مجھے بہت ہی فائدہ ہوا اور میں دعائے فاتحہ کے پڑھتے وقت ہمیشہ اس نکتہ کو ملحوظ رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے راضی ہو کر پھر کبھی بھی ناراض نہ ہو"۔

(بحوالہ حیات قدسی صفحہ 199)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع

خدام الاحمدیہ 96-1995ء

سال 75-1374 ہش 96-1995ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ بین الاضلاع میں حسب ذیل تفصیل سے اضلاع نے امتیاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

اول: لاہور، دوم: کراچی، سوم: عمر کوٹ، چہارم: میر پور خاص، پنجم: گوجرانوالہ، ششم: فیصل آباد، ہفتم: چکوال، ہشتم: اسلام آباد، نہم: میرپور آزاد کشمیر، دھم: حافظ آباد+ سرگودھا

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

"ہم نے منہ مانگی مرادیں پایاں"

(پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب)

"آپ کس لئے انگلینڈ جانا چاہتے ہیں؟" اسلام آباد میں برطانوی سفارت خانہ میں متعین ویزا افسر نے سوال کیا۔

"میری آج تک اپنے معظم امام جماعت سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہونا اپنا اہم فریضہ سمجھتا ہوں۔ نیز جولائی کے آخر میں برطانیہ میں ہمارا سالانہ اجتماع بھی ہے اس میں بھی شمولیت اختیار کرنا چاہتا ہوں"

میں نے اللہ بزرگ و برتر پر توکل کرتے ہوئے دل کی بات صاف صاف کہہ دی۔ اور پھر ایک آدھ سوال فارن کرنسی کے متعلق دریافت کرنے کے بعد ویزا افسر نے مجھے یہ جانفزاء خبر سنائی کہ میں مطلوبہ ویزا فیس جمع کرا کے اپنا پاسپورٹ دو بجے دوپہر حاصل کر لوں۔ اس طرح میں کوئی آدھ گھنٹہ میں برطانوی سفارت خانہ سے فارغ ہو گیا اور دل و دماغ سکون و انبساط سے مالامال ہو گئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

اس دن اس عاجز کا دل اللہ تعالیٰ کے احسان اور قبولیت دعا کی حلاوت سے لبریز تھا۔ خاکسار نے مہینوں پہلے التزام سے دعا شروع کر دی تھی کہ امسال حضرت امام الرابع کی خدمت میں حاضری اور جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی سعادت مقدر ہو جائے۔ خداوند قدوس نے اس دلی پکار کو شرف قبولیت بخشا اور سفر کا اہتمام بڑی عمدگی سے ہو گیا۔

یہ سب ترے احسان ہیں رب کریم!

لندن کو روانگی

خاکسار 18 جولائی کو فیصل آباد ایئرپورٹ سے کراچی کیلئے روانہ ہوا۔ ماشاء اللہ کراچی کی نئی ایئرپورٹ نہائت ہی شاندار اور اعلیٰ بین الاقوامی معیار کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہمیشہ حفاظت فرمائے۔ اگلے روز خاکسار مصری کمپنی (Egypt Airline) کی پرواز سے سفر کرنے کیلئے کراچی ایئرپورٹ کے عظیم الشان جناح انٹرنیشنل ٹرمینل پر پہنچا تو وہاں کئی بزرگ اور مکرم دوستوں سے ملاقات ہو گئی۔ جن میں عزیز و مکرم مدیر "خالد" بھی شامل تھے۔ ان سب احباب سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور ان کے ہمراہ سفر کرنے کا موقع میسر آگیا۔ قریباً دوپہر (19 جولائی) کراچی سے روانہ ہو کر براستہ دوبئی ہم لوگ سہ پہر کے وقت قاہرہ ایئرپورٹ پر اترے۔ ائرلائن والوں کی جانب سے قاہرہ میں رات کے قیام کیلئے آرام دہ ہوٹل کا بندوبست ہو گیا ایئرپورٹ پر ہی ہوائی کمپنی کے ایک نمائندہ نے ہمیں بتایا کہ پچیس ڈالر فی کس ادا کر کے ہم لوگ آرام دہ کوچ میں اہرام مصر اور خوشبو مرکز کی سیر کر سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کی طرف سے ایک گائیڈ (Guide) بھی مہیا کیا جائے گا۔ ہم سب دوست اس یادگار سیر کیلئے فوری طور پر رضامند ہو گئے اور

ہوٹل میں اپنا سامان رکھنے کے بعد ہم قاہرہ کی سیر کو روانہ ہو گئے۔

قدیم و جدید کا سنگم قاہرہ

مصر کا دارالحکومت قاہرہ ایک بہت بڑا اور تاریخی شہر ہے۔ یہاں کی قدیم یونیورسٹی یعنی جامعہ الازھر دنیا بھر میں شہرت رکھتی ہے اور علوم و فنون کے لحاظ سے اسلامی دنیا میں منفرد ہے۔ یہاں کے فارغ التحصیل قاری حضرات اور اساتذہ کرام عرب اور اسلامی دنیا میں ممتاز مانے جاتے ہیں۔ اور اپنے علم و فن اور حسن کلام کے باعث ہر جگہ ہر دلعزیز ہیں۔ خاکسار کو عرب دنیا میں اپنے طویل قیام کے دوران ایسے بہت سے فاضل اساتذہ کا رفیق کار ہونے اور ان سے دوستانہ مراسم رکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ حضرات وہاں کی وزارت معارف کے تحت مختلف کالجوں میں عربی کی تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے۔ گو راقم الحروف کا مضمون تو انگریزی تھا لیکن یہ حضرات اتنے ملنسار اور خلیق تھے کہ خاکسار کی ٹوٹی پھوٹی عربی کو بہت توجہ سے سنتے اور سمجھ لیتے تھے اور بہت عمدہ اور مخلصانہ گفتگو فرماتے۔

اس جملہ معترضہ کے بعد عرض کرتا ہوں کہ قاہرہ ایک وسیع و عریض شہر ہے۔ ایئرپورٹ سے شہر کو جانے والی سڑکیں بے حد کشادہ اور جدید طرز کی ہیں اور دورویہ سرسبز و شاداب اور قد آور درختوں کی وجہ سے بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔ ہم ہوٹل سے کوچ میں سوار ہو کر اہرام مصر کو چلے تو شاہراہ کی دونوں جانب نفیس اور بلند و بالا فلیٹس دکھائی دینے لگے۔ جب یہ منظر دیر تک پیش نظر رہا تو میرے منہ سے بے اختیار نکلا "قاہرہ فلیٹس اور پر بہار درختوں کا شہر ہے" سڑک پر خاصا آگے جا کر ہم نے دریائے نیل کا پل عبور کیا۔ یہ دریا شہر کے اندر سے گزرنے اور اپنے درمیانی سے حجم کے لحاظ سے ہمیں لندن کے دریائے ٹیمز (Thames) کا "بھائی بند" ہی محسوس ہوا۔ ویسے تو لمبائی کے لحاظ سے دریائے نیل افریقہ کا طویل ترین دریا ہے۔ البتہ ہم جوں جوں سڑک پر آگے شہر میں سے گزرے چھوٹے چھوٹے پرانے اور بوسیدہ قسم کے مکان بھی دکھائی دینے لگے۔ تب مجھے ایک دم لاہور شہر کا دھیان آیا جس کے متعلق بجا طور پر مشہور ہے کہ "لاہور لاہور ہی ہے" لیکن وہاں بھی اندرون شہر کی پرانی آبادیاں تنگ و تاریک اور خستہ حال نظر آتی ہیں۔

قاہرہ کی سڑکوں پر ہم آگے ہی آگے بڑھتے گئے راستہ میں دونوں طرف بے شمار مساجد نظر آئیں۔ تب مجھے اپنے پرانے مصری رفقائے کار کی کچھ باتیں یاد آنے لگیں۔ وہ قاہرہ میں موجود چند تاریخی مساجد کا ذکر کیا کرتے تھے جن میں مشہور صحابی حضرت عمرو بن العاص فاتح مصر اور حضرت سیدہ زینب بنت حضرت فاطمہ الزہرا کی تاریخی اور بابرکت مساجد اور محمد علی پاشا کی رفیع الشان اور نفیس و جمیل مسجد شامل ہیں۔

پر شوکت اہرام مصر اور ابوالہول

اب خاصی رات ہو چکی تھی۔ آخر ہماری کوچ اس مقام پر جا کر رکی جہاں سے اہرام مصر کے نظارہ اور معلومات کیلئے

داخلہ شروع ہوتا ہے۔ ہمارے گائیڈ نے سب مسافروں کیلئے ٹکٹ خریدے۔ ہم گیٹ میں سے داخل ہو کر آگے بڑھے تو ایک کھلے اور مرتفع میدان میں زائرین کے بیٹھنے کیلئے بینچ اور کرسیاں موجود تھیں۔ اہرام کا نظارہ شروع ہو چکا تھا۔ لیزر لائٹ (Laser Light) تمام اندھیروں کو چیرتی ہوئی ہزاروں سال سے اپنے مقام پر قائم و دائم تینوں پر سکوت و پر ہیبت اہرام اور ابوالہول کے مجسمہ پر کئی رنگ کی روشنی بکھیر رہی تھی۔ ساتھ ساتھ مبصر کی ریکارڈ شدہ بلند اور پر اثر آواز فصیح اور واضح انگریزی زبان میں ساری تاریخ بیان کر رہی تھی۔

ہم بلند و بالا اہرام کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے سب سے دائیں طرف بڑا مینار تھا۔ درمیان میں درمیانہ مینار اور بائیں جانب چھوٹا مینار تھا اور سب سے بائیں جانب ابوالہول کا عظیم مجسمہ۔ سچ تو یہ ہے کہ ان اہرام اور ابوالہول کی شوکت، جسامت، ساخت اور ہیبت کا صحیح اندازہ ان کو دیکھ کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔

اہرام یعنی میناروں کی کچھ وضاحت

فراعنہ مصر کے یہ تاریخی مینار عظیم ترین عجائبات عالم میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ فرعون چونکہ بزعم خود خدائی کے دعویدار تھے۔ (معاذاللہ) اس لئے انہوں نے اپنی دنیاوی جبروت اور قائم کردہ روائت کے مطابق مرنے سے قبل ایسے وسیع مقبرے اور یہ پہاڑ قامت مینار تیار کرائے تھے تاکہ ان کی موت کے بعد انہیں اپنی ساری دولت اور زر و مال کے انبار سمیت اس طرح دفن کیا جائے کہ ان کی حنوط شدہ نعشیں (Mummies) بھی محفوظ رہیں اور ان کے مال و زر کے ڈھیر بھی۔ یہ مینار وسیع و عریض اور حد درجہ مضبوط و عمیق بنیادوں پر اٹھائے گئے اور بلندی کی جانب ان کی شکل تکون نما ہوتی گئی اور سرے پر جا کر چند فٹ رہ گئی اور یہی ان کے بے پناہ استحکام اور مضبوطی کا راز ہے ان قوی ہیکل میناروں کی تعمیر میں علم ہندسہ، فن سنگ تراشی اور فن تعمیر و صناعی کا بے مثل طریقہ استعمال کیا گیا جو اپنا نمونہ آپ ہے۔

مینار کبیر کا بیان

سب سے بڑا مینار باقی دو اہرام کے مقابل میں کہیں وسیع اور بلند و بالا ہے یہ عظیم مینار چھ ہزار برس سے زائد عرصہ سے اپنی جگہ پر قائم و مستحکم ہے۔ یہ خوفو نامی فرعون نے اپنے مقبرے کیلئے اور اس ان گنت خزانے اور بے بہا زر و جواہر کو محفوظ کرنے کیلئے تیار کرایا تھا جو اس نے جبر و سطوت کے ذریعہ کئی ممالک سے جمع کیا تھا۔ اس مینار کی تعمیر میں لاکھوں لاکھ بڑے بڑے پتھر استعمال ہوئے جن میں چالیس چالیس من کے وزنی پتھر بھی شامل تھے۔ ذرا تصور کیجئے کہ دیو قامت اور ان گنت پتھر پہلے بہت بڑی بڑی کشتیوں میں لادے جاتے تھے اور انہیں کئی سو میل دور دریائے نیل کے بہاؤ میں لیجایا جاتا تھا اور بعد میں ریت کے تپتے اور جلتے ہوئے صحرا میں سے رسوں اور زنجیروں کے ذریعہ کھینچ کھینچ کر جائے تعمیر پر پہنچایا جاتا تھا۔ اس بے حد دشوار اور طویل کام کیلئے ایک لاکھ مزدور زبردستی جمع کئے گئے جن کو غلاموں اور مجبور و محکوم بے زبانوں کی طرف کوئی بیس برس تک جاں گسل و جان ربا

مشقت کرنا پڑی اس طرح کہ جابر فرعون کے بے رحم و ظالم کارندے ہاتھوں میں خون کے پیاسے درے اور کوڑے لئے ہوئے ان غریبوں اور بے کسوں کے سروں پر ہر وقت سوار رہتے اور ذرا سی سستی یا کمزوری کے اظہار پر ان نہتے اور بے اختیار انسانوں کو مار مار کر لہولہان کر دیتے۔ اس بیس سال کے طویل عرصہ میں ہزاروں ہی اس غلامانہ اور ناگفتہ بہ حالت میں دم توڑ گئے اور بے شمار ایسے تھے جو یہ پر صعوبت مشقت کرتے کرتے جوان سے بوڑھے ہو گئے۔ توبہ توبہ! ہر فرعون اپنے زمانہ میں اقتدار اور رعونت کے جھوٹے نشے میں کیسی کیسی حدیں پھلانگ جاتا ہے حتی کہ تقدیر الٰہی کا جلال ظاہر ہوتا ہے اور اس کی "ضرب کلیم" کبھی سمندر کی لہروں پر کبھی دھرتی کے سینہ پر اور کبھی فضاؤں کی بلندیوں پر ان فرعونوں پر آ پڑتی ہے۔ اور آن واحد میں ان کو بے دست و پا کر کے نیست و نابود کر دیتی ہے۔

پیسے کی سیاہ چھاؤں میں بسنے والو
آہ مظلوم پہ دن رات ہنسنے والو
اک روز مکافات عمل دیکھو گے
کبر ہر زور ظلم پہ کسنے والو

ابوالہول یعنی Sphinx کا ذکر دیومالائی کہانیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس مجسمے کا دھڑ شیر کا (جو رعب اور طاقت کی علامت ہے) چہرہ مرد کا (جو بہادری اور جرات کی علامت ہے) اور سر اور بال عورت کے (جو حسن و لطافت کی علامت ہے) دکھائے گئے ہیں۔ یہ مجسمہ مجموعی طور پر ایسا دیو نما اور پر ہیبت ہے کہ اسے دیکھ کر واقعی ھول آنے لگتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ عظیم اور ہیبت ناک مجسمہ ان میناروں کی پاسبانی کر رہا ہو۔ یہ تھا اہرام مصر کی سیر کا کچھ بیان۔

قاہرہ میں مختصر لیکن پر لطف قیام کے دوران ہمارے عزیز و مکرم دوست اور مدیر "خالد" سید مبشر احمد ایاز صاحب نے اپنے ہمراہ لائے ہوئے مووی کیمرہ MovieCamera سے خوب فائدہ اٹھایا اور عمدہ عمدہ مناظر اور مقامات کی ویڈیو تیار کر لی۔

لندن ایئرپورٹ پر

اگلے روز قاہرہ ائرپورٹ سے پرواز کے کوئی چار گھنٹہ بعد ہم لندن کے وسیع و عریض اور جدید طرز کے ہوائی اڈہ (ہیتھرو ایئرپورٹ) پر اترے۔ جب ہم امیگریشن کے حصہ میں داخل ہوئے اور وہاں پر موجود عملہ کو بتایا کہ ہم لوگ احمدی ہیں اور جماعت برطانیہ کے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے آئے ہیں تو وہ بہت مروت اور خوش اخلاقی سے پیش آئے اور کہا کہ ہم احمدی جماعت سے متعارف ہیں آپ کا اجتماع ٹلفرڈ Tilford میں ہوتا ہے۔ اس طرح کے دو تین جملوں کے تبادلہ کے دوران ہی ہمارے پاسپورٹ مکمل کر کے انہوں نے ہمیں واپس کر دیئے اور ہم ان کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے رخصت ہوئے۔ ایئرپورٹ سے باہر پہنچے تو استقبال کرنے والے دوستوں کو مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ موجود پایا۔ باقی محترم احباب تو انتظام کے مطابق اکٹھے روانہ ہو گئے اور خاکسار اپنے عزیز میزبان کی گاڑی میں سوار ہو کر لندن کے NewCross شہر پہنچا۔

اپنوں کے سنگ سنگ

اگر میں قیام لندن اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کے تاثرات کو فقط ایک جملے میں بیان کر سکوں تو یوں کہوں گا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی برکت سے اول تا آخر خلوص، بھائی چارے، اپنائیت اور سلام و اکرام کے نظارے دیکھے اور ہر جگہ بہت آرام اور سکون پایا۔

وسیع بھائی چارے اور مہمان نوازی کا ایک تجربہ تو یہ ہوا کہ لندن کے جس حصہ میں اپنے عزیز کے ہاں قیام پذیر تھا اس ریجن کے رہائشی احباب جماعت نے ہم باہر سے آنے والے مہمانوں کو اس بات کی خبر بھی نہ ہونے دی کہ انہوں نے اپنے انتظام کے تحت ایک بہت بڑی اور آرام دہ کوچ کرائے پر حاصل کر لی تھی جو جلسہ کے ایام میں ہر صبح اس علاقہ کے سب احباب (میزبان و مہمان حضرات) کو اسلام آباد (ٹلفرڈ) لے جاتی اور رات کو واپس گھر اتار دیتی۔ گزارش کے باوجود انہوں نے کسی بھی مہمان سے کوچ کا کرایہ لینے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں اور دوستوں کو بہترین جزائے خیر دے۔

بیت الفضل کی پیاری یادیں

خاکسار لندن پہنچنے پر اسی سہ پہر کو اپنے عزیز کے ساتھ بیت الفضل لندن پہنچا جو Putney کے علاقہ میں ہے۔ سب سے پہلے حضرت امام کی ملاقات کیلئے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس نام درج کرایا۔ پھر جلسہ اسلام آباد میں شمولیت کیلئے مطلوبہ پاس (کارڈ) لینے کیلئے متعلقہ شعبہ میں پہنچے۔ اکثر و بیشتر کارڈ تیار پڑے تھے۔ وہاں مختلف احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔ کچھ پرانے دوستوں اور کچھ غائبانہ تعارف رکھنے والے احباب سے ملکر بے حد خوشی ہوئی۔ بیت الفضل کے احاطہ میں مشہور و معروف محمود ہال دیکھا جہاں جماعتی تقریبات ہوتی ہیں۔ محمود ہال کے ساتھ ہی لنگرخانہ جاری ہے جو اس بابرکت اور تاریخی لنگرخانہ کی یاد دلاتا ہے جو سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قادیان میں جاری فرمایا تھا۔ قادیان کے علاوہ قیام پاکستان کے بعد سے ربوہ میں بھی دارالضیافت جاری و ساری ہے بلکہ اب تو کئی ملکوں میں جماعت کے لنگر جاری ہیں۔ الحمدللہ

محمود ہال کے اوپر وہ تاریخ ساز کمرہ ہے جس میں حضرت امام الرابع ہردلعزیز اور حد درجہ مفید پروگرام "ملاقات" کیلئے ہر جمعہ کو تشریف فرما ہوتے ہیں اور وہاں پر مدعو دوستوں کے سوالات کے سیر حاصل اور ایمان افروز جواب عنایت فرماتے ہیں۔

محمود ہال کے پاس ہی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا چھوٹا سا دفتر ہے جہاں سے گذر کر ملاقاتی بصد اخلاص و اشتیاق حضرت کے کمرہ میں داخل ہوتا ہے اس عاجز کا دل و نظر میں سمایا ہوا تجربہ یہ ہے کہ حضرت امام بکمال شفقت و عنایت کرسی سے اٹھ کر آنے والے کو پرنور و پرمسرت چہرے کے ساتھ ملتے ہیں۔ گلے لگاتے ہیں۔ اس کی لمبی اداسیوں اور جدائیوں کو محسوس فرماتے ہیں۔ اس کے دبے دبے جذبے اور گھٹے گھٹے آنسوؤں کی لاج رکھتے ہیں...... اس کو ڈھارس اور پذیرائی بخشتے ہیں...... اس کو حیران اور نہال کر دیتے ہیں........ اس

خاکسار کی ایام ملاقات و جلسہ میں بالکل یہی کیفیت تھی۔

جب تک تم پاس تھے میرے درد جگر میں کمی رہی
تیرے دم سے وابستہ میری ہر خوشی رہی

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام

26 تا 28 جولائی جلسہ سالانہ یوکے کے بابرکت ایام تھے۔ 26 جولائی کو صبح قریباً آٹھ بجے ہمارے ریجن کے تمام دوست کوچ میں سوار ہو گئے۔ اس طرح ہم لندن کی کہیں تنگ کہیں کشادہ سڑکوں سے ہوتے ہوئے سرے کے سرسبزو شاداب اور پرسکون علاقہ میں داخل ہوئے۔ سرے کے قصبہ ٹلفرڈ سے جو سڑک جماعت کے سنٹر اسلام آباد کو مڑتی ہے اس موڑ پر ٹریفک پولیس کا صرف ایک سپاہی ڈیوٹی دے رہا تھا دراصل اس ملک میں لوگ ٹریفک کے قوانین سے بہت باخبر اور ان کے بہت پابند ہیں اور Road Sense (سڑک پر سفر کرنے کے شعور و آداب) سے بخوبی آگاہ ہیں اور ڈرائیور حضرات غیر محتاط اور بے لحاظ بننے کا شوق نہیں رکھتے۔ اس لئے وہاں مصروف سے مصروف علاقہ میں بھی بہت کم ٹریفک کا سپاہی دکھائی دیتا ہے۔

جونہی ہماری کوچ اسلام آباد کی طرف مڑی آگے ڈیوٹی پر چاق و چوبند خدام اور اطفال کھڑے تھے۔ بہت عمدہ انگریزی بولنے والے اور نہائت شائستگی سے پیش آنے والے۔ انہوں نے کوچ کو روک کر انگریز ڈرائیور کو بتایا کہ وہ چند لمحوں کیلئے کوچ پر سوار دوستوں کے پاس چیک کریں گے اس کے بعد آپ سامنے (اشارہ کرتے ہوئے) گراؤنڈ میں کوچ مقررہ جگہ پر پارک کرلیں۔ ڈرائیور نے بھی اسی شائستگی سے مثبت میں جواب دیا۔ گراؤنڈ میں پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ اس وسیع جگہ پر مختلف علاقوں سے آنے والی کئی اور کوچز بھی کھڑی ہیں۔ کوچ سے اتر کر ہم جلسہ گاہ کی جانب چلے تو پہلے ایک کشادہ میدان عبور کیا جو پرائیویٹ کاروں کی پارکنگ کیلئے مخصوص تھا۔ یہاں بے شمار کاریں کھڑی تھیں۔

اسلام آباد مرکز کی سیر

کارپارک سے آگے بڑھے تو جلسہ گاہ شروع ہو گیا۔ سب سے پہلے وہ جگہ آئی جہاں دنیا بھر کے ان ممالک کے ان گنت اور خوشنما جھنڈے لہرا رہے تھے جہاں جہاں سے زائرین جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔ یہ بلند و بالا اور رنگا رنگ پرچم بے حد دیدہ زیب اور مسرت انگیز منظر پیش کر رہے تھے۔ آگے وہ Marquee (بڑا سا ہال نما شامیانہ) تھی جو مردوں کی جلسہ گاہ تھی۔ خواتین کیلئے الگ Marquee (مارکی) کا انتظام تھا۔ ماشاء اللہ اسلام آباد مرکز ایک وسیع و عریض جگہ ہے جہاں جلسہ کی ساری ضروریات عمدگی سے پوری ہوتی ہیں۔ کھانے کے وقت ہم کھانے کے شامیانے میں پہنچے تو وہاں پر موجود مہمانوں کو بڑے آرام اور وقار سے کھانا کھاتے دیکھا۔ دوپہر کے کھانے میں پیپر پلیٹس میں گرم گرم دال دی گئی۔ ساتھ گول شکل کی بجائے لمبی شکل کی روٹی تھی۔ اعلیٰ قسم کے اچار نے کھانے کا مزہ دوبالا کر دیا۔ گرم چائے تو ان ایام میں قریباً ہر وقت تیار ملتی تھی۔ یہاں سے ذرا آگے چلیں تو جماعت کا بک سٹال تھا جہاں سے

سلسلہ کی اردو اور انگریزی میں شائع شدہ عمدہ کتب خریدی جا سکتی تھیں۔ یہ کتب صوری اور معنوی لحاظ سے نہایت اعلیٰ اور قیمت ان کی بہت واجبی تھی۔ اسلام آباد سنٹر میں کچھ رہائشی مکان بھی ہیں۔ ہم ان کی طرف مڑے تو ایک چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جہاں پر اکل و شرب کے پرائیویٹ سٹال موجود تھے۔ یہاں پر ٹھنڈے مشروبات، چاٹ، چکن تکہ اور مٹھائیاں دستیاب تھیں جن میں جلیبی بھی شامل تھی۔ ہم نے وہاں جلیبی کا مزہ خود تو نہیں چکھا لیکن اس وقت بہت مزہ آیا جب ہم نے چند انگریز سپاہیوں کو کاغذ پر جلیبیاں رکھ کر بڑی رغبت سے کھاتے دیکھا۔ اس سٹال کی جگہ سے آگے نیچے کی طرف جائیں تو دائیں طرف سلسلہ کے قابل احترام کارکنان کے رہائشی مکان شروع ہو جاتے ہیں۔ برلب سڑک مکرم عثمان چینی صاحب کا بورڈ آویزاں نظر آیا۔ ان سے ملاقات کر کے بے حد خوشی ہوئی وہ بہت تپاک سے ملے اور کچھ پرانی یادیں تازہ ہوئیں۔ وہ اس علاقہ کے مربی کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ انہیں ہمیشہ خوش و خرم اور کامگار رکھے۔

ان مکانوں سے کچھ اور نیچے جائیں تو آگے بائیں طرف میدان نما سی جگہ ہے جہاں مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کے ٹھہرانے کیلئے جماعتی انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں بے شمار چھوٹے بڑے خیمے اور شامیانے نصب تھے۔ میدان کی دائیں جانب مڑ کر آگے کیطرف Toilets بنائی گئی تھیں جہاں صفائی اور پانی کا معقول انتظام تھا۔ آگے کی جانب وضو کرنے کیلئے Basins نصب کئے گئے تھے۔

غرض ہر چیز کا عمدہ بندوبست تھا اور مہمانوں کی سہولت کا بہت خیال رکھا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اور وسعتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام آباد کے وسیع مرکز کو دیکھ کر اور وہاں گھوم پھر کر بہت لطف آیا اور اللہ تعالیٰ کے شکر اور حمد کی توفیق ملی کہ اس بزرگ و برتر ہستی نے جماعت کو کیسی کیسی نعمتوں اور سہولتوں سے نوازا ہوا ہے۔ ہم جدھر کا بھی رخ کرتے ایک دوسرے کیلئے سلام سلام کے بابرکت اور خوشکن الفاظ سننے اور کہنے کے مواقع ملتے جلسہ گاہ اور باقی مقامات کے انتظامات نہایت عمدہ اور متاثر کن تھے۔ تمام کارکنان اور ذمہ دار احباب نے بہت محبت، لگن اور ذمہ داری سے ہر چیز کا انتظام کر رکھا تھا۔ جلسہ گاہ میں اطفال بہت باقاعدگی اور مستعدی سے مہمانوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت یو کے کے تمام عہدیداران اور کارکنان کو بے حد و بے حساب جزائے خیر دے اور ان کے خلوص و خدمت کے جذبوں کو سلامت رکھے۔ آمین

26 جولائی قران سعدین

26 جولائی کو جمعہ المبارک کا دن تھا۔ الحمدللہ اس روز حضرت امام الرابع کے دو روح پرور خطاب سننے کی سعادت و حلاوت نصیب ہوئی۔ ایک خطبہ جمعہ اور دوسری جلسہ سالانہ یو کے کی افتتاحی تقریر گویا یہ قران سعدین کا سماں تھا۔ شامیانے میں ٹی۔وی سیٹ بھی نصب تھے۔ حضرت امام کی آواز بہت واضح سنائی دیتی تھی اور ساتھ ساتھ جلسے کے مناظر بھی سکرین پر دکھائی دے رہے تھے۔ حضرت کے ایمان افروز

بیانات کے کئی زبانوں میں تراجم کا عمدہ انتظام تھا اور مختلف زبانیں بولنے والے سامعین ہیڈ فون لگائے پورے ذوق و شوق کے ساتھ اپنی اپنی زبان میں ترجمہ سماعت کر رہے تھے اس دن کی حاضری کا تخمینہ پندرہ ہزار نفوس لگایا گیا۔ الحمدللہ

دوسرے روز بھی جلسہ کی خوب رونق اور برکت رہی۔ حضرت نے دنیا بھر میں جماعت کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں اور کامیابیوں کا مختصر لیکن جامع و دلنشیں تذکرہ فرمایا اور بہت سے ایمان افروز واقعات الٰہی نصرت و رحمت کے بیان فرمائے جو دنیا بھر میں MTA کے ناظرین کے ازدیاد ایمان و یقین کا باعث بنے۔ الحمدللہ

28 جولائی جذب والحاح کا سنگم

جلسہ کا تیسرا روز یعنی 28 جولائی بھی کیا پر کیف اور یادگار دن تھا۔ تقریباً دس بجے سے بارہ بجے دن تک حضرت امام نے انگریزی بولنے والے حضرات کے سوالات کے روشن اور سیر حاصل جوابات عنائت فرمائے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد حضرت امام الرابع جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور دنیا کو "عالمی بیعت" کا عدیم المثال اور محیر العقول نظارہ دیکھنے کو ملا۔ اس وقت ساری فضاء گہرے جذب والحاح سے گونج رہی تھی اور جب حضرت امام نے "سجدہ شکر" کے الفاظ کہے تو سارے عالم میں موجود فرزندان احمدیت اسی لمحہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور صدق دل سے تشکر کے آنسوؤں کے ان گنت نذرانے پیش کئے۔

جب تیری یاد کے جگنو چمکے
دیر تک آنکھ میں آنسو چمکے

عالمی بیعت کی بے مثال تقریب کے بعد حضرت نے تقریباً ایک بجے ظہر و عصر پڑھائی اور پھر کھانے کا وقفہ ہو گیا۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وجد آفرین تقریر

برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق تقریباً چار بجے سہ پہر حضرت امام الرابع دوبارہ جلسہ گاہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ تلاوت کلام پاک، نظم اور بعض بزرگ و مکرم احباب کے مختصر خطابات کے بعد کوئی پانچ بجے سہ پہر حضرت نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے اہم اور مبارک موضوع پر تقریر شروع کی اور یہ دلوں کو موہ لینے والا اچھوتا خطاب تین گھنٹے تک جاری رہا۔ حضرت اس پاکیزہ اور بے کنار موضوع پر حبیب رب کریم کی مقدس و منور زندگی سے دلاویز اور وجد آفریں واقعات سنا سنا کر سامعین کے دلوں کو رب قدوس کی توحید کے نور، عشق رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے سرور اور شفقت علی خلق اللہ کی عظمت و حلاوت کی تعلیم و تلقین سے سرشار اور اشکبار کرتے رہے۔ یہ موضوع ایسا دلنواز اور حضرت کی تقریر ایسی دلپذیر تھی کہ کسی کو بھی لمحات و ساعات کے گزرنے کا احساس نہ ہوا۔ آپ کا یہ حسین و دلنشین بیان شام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ خاکسار نے جلسہ کا یہ خطاب عرب احباب کی معیت میں بیٹھ کر سنا۔ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے موقر فلسطینی دوست کے منہ سے بے اختیار نکلا "ثلاثۃ ساعات ماشاء اللہ"

اختتام تقریب جلسہ پر حضرت نے الوداعی کلمات فرمائے اور طویل و گداز دعا کرائی۔ یہ بھی عجیب نظارہ تھا۔ اللہ رب کریم کے حضور اس کے عاجز و مخلص بندے سوز و الحاح اور اشک و آہ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

میرے آقا پیش ہے یہ حاصل شام و سحر
سینہ صافی کی آہیں آنکھ کے لعل و گہر

ہر ملاقات کا انجام جدائی کیوں ہے؟

ملاقات اور جدائی کی بھی عجب داستان ہے۔ دلبرو محبوب ہستی سے دوری کا ایک ایک لمحہ بھاری اور صبر آزما ہوتا ہے۔ ان لمحات کو سمیٹنے کیلئے کتنی دعائیں کی جاتی ہیں۔ کتنی منتیں مانگی جاتی ہیں۔ کتنی جستجوئیں اور کوششیں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ کتنے طویل سفر اختیار کئے جاتے ہیں۔ ملاقات اور گفتگو کے کیسے کیسے تصور باندھے جاتے ہیں اور قسمت ساتھ دے تو آخر انسان اپنی محبوب و مطلوب ہستی کے آستاں اور اس کے قدموں میں پہنچ ہی جاتا ہے۔ لیکن دیدار و گفتار کی تیز پا گھڑیوں کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ شرف یابی و ملاقات کے وہ مہکتے اور رس گھولتے لمحے کس طرح دم بخود کیفیت میں یکایک گزر گئے۔ بس یوں لگتا ہے جیسے کوئی سنہرا اور روپہلا خواب سا دیکھا ہو۔ اور پھر جدائی و تنہائی اور یاد و ہجر کی وہی اتھاہ گہرائیاں۔

آنکھ کھلتے ہی تصور یار کا روپوش تھا
پھر وہی میں تھا وہی دریائے غم کا جوش تھا

یہی کیفیت اس مبارک محفل اور میر محفل (حضرت امام) سے ملاقات و فراق کے بعد اپنی ہوئی ہے۔ اللہ کرے کہ پھر سے اس محفل جانفزاء میں لوٹنا اپنا مقدر ٹھہرے۔

اے دل ذرا سنبھل جا!

شکوہ درد و کسک بالکل بجا لیکن وہ جو اس بزم تک رسائی اور اپنے پیارے امام کی طرف سے کمال شفقت اور پذیرائی ملی اس کا شکر اور بار بار شکر بھی تو واجب ہے۔ خاکسار نے اس قصہ جذب و شوق اور سفر و ملاقات کا جو عنوان تحریر کیا ہے وہ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی نظم کا ایک مصرع ہے

"ہم نے منہ مانگی مرادیں پایاں"

جسے ہم نے اپنے کالج کے زمانہ میں خود ان کی زبانی سنا تھا۔ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو جزائے خیر دے اور خوش و خرم رکھے۔ مجھے اپنے اس مضمون کیلئے اس سے بہتر اور برمحل عنوان کوئی نہیں لگا۔ جیسا کہ میں نے برطانوی ویزا آفیسر کے ساتھ انٹرویو کے سلسلہ میں عرض کیا ہے "منہ مانگی مرادیں" یہی تو تھیں کہ حضرت امام کی خدمت میں حاضری اور شرف ملاقات حاصل ہو جائے اور جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ مرادیں عطا فرما دیں۔ جب خاکسار بغرض ملاقات حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو جناب عالی مقام از راہ التفات و عنائت اس عاجز سے بغلگیر ہوئے اور کمال بشاشت و شفقت سے گفتگو فرماتے رہے۔ (سبحان اللہ وہ بھی کیا باتیں تھیں!) اپنی اس شادمانی اور کیفیت کو یہ عاجز اس شعر

کے علاوہ اور کن الفاظ میں بیان کر سکتا ہے۔

ہوئے مجھ سے وہ ہمکلام اللہ اللہ
کہاں میں کہاں یہ مقام اللہ اللہ

پھر جلسہ کے مبارک ایام میں حضرت امام الرابع کے قلب و نظر کو صیقل اور شاداب کر دینے والے دلپذیر بیان سنے اور اس بابرکت اجتماع کے ایمان افروز اور انمٹ مناظر دیکھنے کو ملے جن کا بیان پہلے آچکا ہے۔ المختصر "منہ مانگی مرادیں پایاں" والا مصرع خوب پورا ہوا اس لئے شکر پر شکر واجب ہے۔ سو الحمدللہ الحمدللہ

سوچ سے بڑھ کر عنایات۔ اور کیا چاہئے!!

بعض عنایات اور التفات ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسان کے تصور میں بھی نہیں آسکتے اسے اچانک عطا ہو جاتے ہیں یہی معاملہ کچھ اس عاجز کے ساتھ بھی ہوا۔ جب میں حضرت امام سے پہلی ملاقات کی غرض سے اپنے میزبان کے ساتھ ان کے گھر سے روانہ ہوا تو انہوں نے از راہ مہربانی و مشورہ دو تین بار یہ امر یاد دلایا کہ جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں تو وہاں سے رخصت ہونے سے پہلے حضرت سے فوٹو کی درخواست ضرور کروں۔ میں نے عزیز کا دلی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کیسی عمدہ بات کی تاکید کی ہے۔ لیکن جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو جو باتیں ذہن میں رکھ کر گیا تھا ان میں سے ایک آدھ ہی عرض کرنا یاد رہی یعنی بالکل یہ حال ہوا۔

میں اکثر سوچتا ہوں یہ کہوں گا اور یوں ان سے
مگر جب پاس ہوتے ہیں دلائل بھول جاتا ہوں

تاوقتیکہ حضرت نے ملاقات کرانے والے صاحب مکرم سلیم صاحب کو طلب فرمایا اور اس عاجز سے ارشاد فرمایا "آئیں فوٹو ہو جائے" تب اس عاجز کو ہوش آیا اور عرض کیا "میں نے تو یہ درخواست حضرت کی خدمت میں کرنی تھی" ساتھ ہی حضرت امام نے مکرم سلیم صاحب سے فرمایا "راجہ صاحب کو ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام میں شامل کریں" اللہ اللہ! پھر وہی مصرع یاد آیا۔

کہاں میں کہاں یہ مقام اللہ اللہ!

اور پھر جب یہ عاجز الوداعی ملاقات کیلئے حاضر ہوا تو حضرت نے دوبارہ فوٹو کے لطف سے مشرف فرمایا اور معانقہ سے رخصت فرمایا۔

تھوڑی دیر بعد جب مکرم سلیم صاحب حضرت کے کمرہ سے باہر آئے تو خاکسار سے کہنے لگے "حضرت نے آپ کے لئے یہ تحفے عنائت فرمائے ہیں"۔ سبحان اللہ! اس لطف و پذیرائی اور نعمت عظمیٰ کو یوں پا کر دل کیسے جھوم جھوم گیا اور اللہ تعالیٰ کا کتنا شکر ادا کیا اور حضرت امام کیلئے کتنی عاجزانہ دعائیں مانگیں۔ ان سب کیفیات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اللہ اپنے کرم سے اسے بڑھاتا رہے۔ آمین

حال دل

ملاقات و التفات کے یہ نادر اور کیف پرور نظارے اور وارے نیارے چند دنوں کیلئے ہی اپنے مقدر میں لکھے تھے

بقیہ صفحہ 38 پر

رپورٹ خدمت خلق (سیلاب 1996ء)

"جب بھی ملک اور قوم پر کوئی مصیبت آئے سب سے آگے خدمت کرنے والے خدام الاحمدیہ کو ہونا چاہئے"۔ (المصلح الموعود)

مجلس خدام الاحمدیہ کا طرہ امتیاز خدمت خلق ہے۔ حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب کے خطرہ کے پیش نظر شعبہ خدمت خلق پاکستان نے قائدین اضلاع اور علاقہ کو قبل از وقت ھدایات بھجوائیں کہ وہ متوقع متاثرین کی امداد کیلئے جامعہ پروگرام بنائیں جس میں متاثر ہونے والے علاقوں کا سروے، متاثرہ آبادی کے انخلاء کی سکیم، سیلاب کے موقع پر امدادی کاموں انجام دینے کیلئے ہنگامی مراکز اور کیمپس کا فوری قیام، متاثرین کو ضروری سامان اور ادویات کی فراہمی وقار عمل و دیگر ذرائع سے امداد شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے سیلاب سے متاثرہ درج ذیل سات اضلاع میں خدمت کی توفیق پائی۔

۱۔ ضلع لاہور ۲۔ ضلع جھنگ ۳۔ ضلع حافظ آباد ۴۔ ضلع گوجرانوالہ ۵۔ ضلع سیالکوٹ ۶۔ ضلع نارووال ۷۔ ضلع گوجرانوالہ

ان اضلاع میں خدمت کی مختصراور معین رپورٹ درج ذیل ہے۔

ضلع لاہور:

ماہ اگست کے آخری عشرہ میں شدید بارشوں نے لاہور شہر میں سیلاب کی صورت پیدا کر دی۔ اچانک آفت کے باعث لاہور میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے فوری متاثرہ علاقوں میں امدادی کاروائیاں شروع کر دیں۔ سیلاب زدہ علاقوں کی مجالس فوری طور پر فعال ہو گئیں۔ ضلعی دفتر کو 24 گھنٹے کیلئے کھلا رکھا اور درج ذیل امدادی کام سرانجام دیئے۔

امدادی کیمپ مجلس فیکٹری ایریا لاہور

محلہ رسول پارک ضلع لاہور، محلہ مغل پارک ضلع شیخوپورہ ان علاقوں میں سیلاب کی شدت تھی۔ مجلس فیکٹری ایریا نے ان مقامات پر اپنے امدادی کیمپ لگائے۔ ان جگہوں پر کوئی سواری نہیں جاسکتی تھی چنانچہ مجلس کے خدام امدادی سامان اٹھا کر ان جگہوں پر پہنچے اور ریلوے لائن کے ساتھ اپنا کیمپ لگایا یہ کیمپ 26 ستمبر تا 31 ستمبر 1996ء تک جاری رہا۔ درج ذیل سامان سیلاب میں گھرے ہوئے افراد تک پہنچایا گیا۔

آٹا، چاول، دال، چینی، گھی، چائے، نمک ان اشیاء پر مشتمل 160 پیکٹ تیار کر کے جس کی مالیت 14000 روپے تھے متاثرین تک پہنچائے۔

امدادی کیمپ مجلس فیکٹری ایریا شاہدرہ

مقام: شاکرہ آباد، انار کلی گاؤں ضلع شیخوپورہ

اس علاقہ میں ابھی تک کوئی امدادی کام نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ قیادت کی طرف سے 5 ستمبر سے لیکر 8 ستمبر تک امدادی کیمپ برائے سیلاب زدگان لگایا گیا۔ اس علاقے میں تقریباً 70 گھر تباہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ ان گھروں تک امدادی سامان درج ذیل تفصیل کے ساتھ پہنچایا گیا۔

آٹا، چاول، دال، چائے، نمک، گھی۔ کل پیکٹ 135 کل خرچ 13500 روپے

امدادی کیمپ نانوڈوگر لاہور

اس علاقہ میں دریائے راوی کے سیلابی ریلے سے شدید نقصان پہنچا۔ نائب قائد صاحب ضلع نے فوری حکام کو صورتحال سے باخبر کیا اور فوری ملٹری دستوں نے آکر امداد شروع کی۔ اس جگہ قیادت ضلع لاہور کی طرف

سے 7 من سامان تقسیم کیا گیا جس میں اشیائے خوردنوش دال' چاول' آٹا اور چائے وغیرہ شامل تھی۔

حلقہ دارالحمد لاہور

شدید بارش کے دوران دارالحمد احمدیہ ہوسٹل کے خدام نے فوری درج ذیل خدمت سرانجام دی۔

☆ بھیکے والے موڑ پر سنڈل کالونی جو پانی میں ڈوب رہی تھی وہاں سے ایک سڑک کو توڑ کر پانی نکالنے میں مدد کی۔

☆ پانی میں پھنسی ہوئی بند ہو جانے والی گاڑیوں کو وہاں سے نکالنے میں مدد کی اور لوگوں کو محفوظ راستوں سے گذارا۔

☆ طلباء نے اڑھائی گھنٹے بارش کے دوران بھرپور خدمت کی۔

شالامار ٹاؤن لاہور

☆ بے گھر ہو جانے والے افراد کی عارضی رہائش کا بندوبست کیا جس میں خواتین بچوں اور مردوں کیلئے علیحدہ علیحدہ رہائش کا بندوبست کیا گیا۔ ان کے کھانے کا انتظام کیا۔

☆ سیلاب میں پھنسے ہوئے لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا۔

اقبال ٹاؤن لاہور

☆ سیلاب میں پھنسے ہوئے لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچایا اور بے گھر ہونے والے افراد میں کھانا تقسیم کیا۔

امدادی میڈیکل کیمپس

(۱) سیلاب زدہ علاقوں میں فوری میڈیکل کیمپس منعقد کئے گئے۔ اس سلسلہ میں مجلس فیکٹری ایریا کی طرف سے دو میڈیکل کیمپس لگائے گئے جو چار چار دن جاری رہے اور مسلسل چار روز متاثرین سیلاب کو علاج معالجہ کی مفت سہولت مہیا کی۔

(۲)۔ وحدت کالونی لاہور نے بھی سیلاب زدہ علاقہ میں دو فری میڈیکل کیمپس لگائے۔

امدادی سامان

قیادت ضلع لاہور نے درج ذیل امدادی سامان تقسیم کیا۔

آٹا ساڑھے پانچ من' گھی ۱۰۰ کلو' چینی سوا تین من' دال ساڑھے چار من چنے ۶ کلو' صابن ۱۵۱ ٹکیاں' رس چھ پیکٹ' چائے ۱۰۲ ڈبے' نمک ۲۸ پیکٹ' بسکٹ ۴۱ پیکٹ' سرخ مرچ ۲۲ پیکٹ' ماچس ۲۳ درجن' دودھ ۱۲ ڈبے

ضلع سیالکوٹ

ضلع سیالکوٹ میں شدید بارشوں اور سیلاب کے موقع پر خدام الاحمدیہ نے درج ذیل خدمت کی توفیق پائی۔

(۱)۔ بتاریخ ۲۴ اگست ۹۶ء پل مانگا ضلع سیالکوٹ کی بی آر بی نہر میں زبردست پانی آ گیا جو نہر کے کناروں سے قریباً 1/2 فٹ اونچا ہو گیا۔ مجلس گھٹیالیاں کلاں کے دس خدام ٹرک لیکر رات گیارہ بجے اسلام نگر پل مانگا گئے اور مستورات اور بچوں کو نکال کر گھٹیالیاں لے آئے اور پانی اترنے تک دو یوم اپنے گھروں میں پناہ دی اور ان کی خدمت کی۔

(۲)۔ اس روز اسلام نگر پل مانگا (احمدیہ کالونی) کو سیلابی پانی سے بچانے کیلئے صبح گیارہ بجے سے شام ۷ بجے تک ہنگامی وقار عمل کر کے نہر کے پشتوں کو مضبوط کیا اس وقار عمل میں مجالس گھٹیالیاں' قلعہ اور داتہ زید کا کے ۵۰ خدام واطفال اور پل مانگا کے ۱۵ خدام واطفال نے بھرپور حصہ لیا۔

(۳)۔ ۲۵ اگست کو نہر کا بند ٹوٹ جانے سے پانی کئی دیہاتوں میں داخل ہو گیا۔ مرید کے' نارروال روڈ زیر آب آنے سے قلعہ کالر والا' نارووال' شکر گڑھ کا لاہور سے رابطہ کٹ گیا۔ مجلس گھٹیالیاں' داتا زید کا اور قلعہ کالر والا کے ۶۳ خدام اور اطفال نے ایک ہنگامی وقار عمل کیا جو صبح دس بجے شروع ہو کر سارا دن اور ساری رات جاری رہا۔ اس دوران سڑک پر گارڈر اور پھٹوں کے ذریعے عارضی پل تعمیر کئے جس کی وجہ سے بے شمار لوگوں کو پریشانی سے نجات ملی۔ عارضی پل کی حفاظت اور مسافروں کی مدد کیلئے ۱۰ خدام نے رات کو بھی ڈیوٹی دی۔ مسافروں کے رش کی وجہ سے ٹرانسپورٹر حضرات لوگوں سے زائد کرایہ وصول کرتے تھے۔ مجلس گھٹیالیاں کے خدام نے اسے روکنے کیلئے بھی ڈیوٹی دی۔

(۴)۔ مرید کے نارووال روڈ کو چلانے کیلئے حلقہ داتا زید کا کے ۹۰ خدام

واطفال نے مورخہ 28 اگست کو صبح گیارہ بجے سے تین بجے سہ پہر تک چار گھنٹے وقار عمل کیا۔ عارضی پل کے قریب ٹرالیوں کے ذریعہ پتھر ڈال کر سڑک تعمیر کی گئی اس طرح دونوں اطراف کی ٹریفک کو چلایا گیا۔ اس وقار عمل میں مجلس گھٹیالیاں، قلعہ کالروالا، داتازید کا، بھوڑی ملیاں کے خدام و اطفال شامل ہوئے۔

(۵)۔ بتاریخ 30 اگست 96ء کو موضع بھرکیے ضلع سیالکوٹ میں ایک فری میڈیکل کیمپ مجلس گھٹیالیاں کلاں کے زیر انتظام منعقد کیا گیا۔ صبح ۱۱ بجے سے رات ۸ بجے تک قریباً ۳۷۵ مریضوں کو مفت طبی مشورہ اور ادویات مہیا کی گئیں۔ اس کیمپ میں دو ڈاکٹرز دو کمپوڈر اور تین دیگر کارکنان نے ڈیوٹی دی۔

(۶)۔ سیلاب کی وجہ سے نہر راوی ہیڈ مرالہ کھوکھر والی ضلع نارووال کے مقام پر نہر کے پل میں شگاف پڑ گیا۔ علاقہ بدوملہی کو متبادل راستہ بنانے کیلئے مورخہ ۵ ستمبر ۹۶ء کو ایک وقار عمل کیا گیا جس میں حلقہ پوہلہ مہاراں اور گھٹیالیاں کے قریباً ۱۰۰ خدام و اطفال اور ۱۶ ٹریکٹر ٹرالیوں نے حصہ لیا۔ وقار عمل صبح ۸ بجے سے شام سات بجے تک جاری رہا۔ اس دوران نہر کے دونوں کناروں کے ذریعہ بدوملہی روڈ تک رابطہ کیا گیا۔ سڑک پر بھی ٹرالیوں کے ذریعہ مٹی ڈالی گئی اور ناکے پر کئے گئے۔ ضلع سیالکوٹ کے ان اجتماعی وقار عمل کے پروگراموں سے بے شمار لوگوں کو فائدہ ہوا اور علاقوں کے لوگوں نے اس رضاکارانہ خدمت، وقار عمل کو بہت سراہا۔

ضلع نارووال

حالیہ بارشوں اور سیلاب سے نارووال کے بعض علاقے بری طرح متاثر ہوئے۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ مالی نقصان بھی بہت ہوا۔

(۱)۔ میادی نانوں گاؤں کے تمام گھر متاثر ہوئے۔ ضلعی اور مرکزی انتظام کے تحت ان کو مدد فراہم کی۔ فوری طور پر ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔

(۲)۔ پمپ احمد آباد، ساہیوال، کوٹ گھمن، بھوڑی ملیاں کے لوگ بھی سیلاب سے شدید متاثر ہوئے جن کیلئے امدادی کام کیا گیا۔

(۳)۔ ۸ ستمبر ۹۶ء خدام الاحمدیہ ڈریانوالہ ضلع نارووال نے مثالی وقار عمل کیا۔ سٹیشن کی طرف جانے والی سڑک سیلاب سے ٹوٹ گئی تھی جس سے مسافروں کو تکلیف کا سامنا تھا۔ اس میں ۶۵ خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ ایک ٹریکٹر ٹرالی کا انتظام کیا۔ ۵ بڑے گڑھوں کو جو 15 فٹ ضرب 10 فٹ تھے مٹی سے پر کیا اور سڑک کی مرمت کی۔

(۴)۔ ۳۱ اگست کو ضلع کے خدام نے دن بھر وقار عمل کیا۔ بدوملہی اور قلعہ کالروالا پر اہم جگہوں پر ناکے بند کئے۔ راستے بحال کئے جس میں ۱۳ ٹریکٹر استعمال کئے۔ ۱۵۰ خدام نے ۱۰ گھنٹے کام کیا۔ سیلاب سے متاثر ۳۰۰ افراد کو کھانا دیا گیا۔

(۵)۔ سیالکوٹ اور نارووال کے خدام نے مل کر مرید کے نارووال روڈ، قلعہ کالر گوجرانوالہ روڈ پر بھی بڑے بڑے وقار عمل کیے۔ نارووال مرید کے روڈ، مانگا پل پر مسافروں بچوں اور ان کے سامان کو سیلاب سے متاثرہ راستوں سے گذارا گیا۔

فری میڈیکل کیمپس

(۱)۔ ۱۳/اگست کو ایک میڈیکل کیمپ منعقد کیا جس میں ۹۰ مریضوں کو ادویات مہیا کیں۔

(۲)۔ ۹/اگست کو ایک فری میڈیکل کیمپ میں ۷۲ مریضوں کو مفت ادویات دی گئیں۔

(۳)۔ ۱۴ تا ۱۶ اگست متاثرہ علاقوں میں تین میڈیکل کیمپ منعقد کئے گئے جس میں ۱۵۴ مریضوں کو ادویات مہیا کی گئیں۔

(۴)۔ پمپ احمد آباد اور ساہیوال میں میڈیکل کیمپس منعقد کئے گئے جس میں ۱۴۵ مریض مستفید ہوئے۔

(۵)۔ ۹ ستمبر کو مرکز سے موبائل ٹیم سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں فری میڈیکل کیمپس کے انعقاد کیلئے نارووال پہنچی۔ جس کے ساتھ مکمل تعاون کیا گیا اور بدوملہی کے علاقہ میں ۶۰۰ مریضوں اور میرک پور کے کیمپ میں ۵۷۰ مریضوں کو مفت علاج، ادویات مہیا کی گئیں۔

(۶)۔ ۱۳ ستمبر کو 77 مریضوں کو ادویات مہیا کی گئیں۔

(۷)۔ مرکزی موبائل ٹیم سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اب بھی کام کر رہی ہے جس کی معاونت کی جا رہی ہے۔ جس نے سیلاب سے متاثرہ افراد کی طبی، دیگر ضروریات کے حوالہ سے مثالی خدمت کی توفیق پائی۔ یہ موبائل کیمپ نظارت امور عامہ کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔ جس میں خدام رضاکارانہ طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ

ضلع گوجرانوالہ کے تحصیل وزیر آباد، تحصیل کاموکی کے علاقہ جات سیلاب سے متاثر ہوئے۔ قائد صاحب ضلع نے فوری سروے کر کے خدمت کا کام شروع کروایا۔

(۱)۔ متاثرہ علاقوں میں خوردنی اشیاء کی فوری فراہمی کا انتظام کیا۔ خوردنی اشیاء کے پیکٹ تیار کر کے متاثرین میں تقسیم کئے ان میں چینی، دالیں، گھی، ماچس، نمک، مرچ، چائے وغیرہ شامل تھیں۔ یہ سامان بذریعہ پک اپ، موٹر سائیکل اور پھر پیدل سفر کے ذریعہ متاثرین تک پہنچایا۔

-/6000 روپے مالیت کا یہ راشن درج ذیل جماعت تک پہنچایا گیا۔

ا۔ سیج کالر ۲۔ مانگٹ کالر ۳۔ جسوکی ۴۔ سوہاوہ ڈھلواں ۵۔ چکیاں ۶۔ کڑی کوٹ ۷۔ ننگل درنا سنگھ ۸۔ پل شاہ دولہ

(۲)۔ علاقہ وزیر آباد میں ایک گاؤں منی پورہ جو پانی سے مکمل طور پر گھرا ہوا تھا۔ اس گاؤں میں آٹا و راشن مہیا گیا۔ کپڑے فراہم کئے اور فری میڈیکل کیمپ کے ذریعہ ۵۵ مریضوں کو ادویات مہیا کیں۔

فری میڈیکل کیمپس

(۱)۔ ۵ تا ۱۱ ستمبر ۹۶ء ننگل درنا سنگھ میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ ڈاکٹر صاحبان کے ہمراہ ۵ خدام نے ڈیوٹی دی۔ یہ کیمپ چوہدری محمد صالح گھمن کے ڈیرہ پر لگایا گیا جس میں ایک ہفتہ کے دوران 2000 سے زائد مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی گئی۔

(۲)۔ ۲ ستمبر کو ہری پور میں کیمپ لگایا گیا جس میں ۱۱۰ مریضوں کو ادویات مہیا کیں۔

(۳)۔ ۶ ستمبر کو موہری والہ کے گاؤں میں دولت آباد میں کیمپ لگایا گیا۔

(۴)۔ ۷ ستمبر کو بہ علی نگر میں کیمپ لگایا جس میں ۸۳ مریضوں کو علاج کی سہولت مہیا کی۔

(۵)۔ ۱۰ ستمبر کو بہ ڈھوینکی میں کیمپ لگایا جس میں ۸۰ مریضوں کو ادویات مہیا کیں۔ ۲۵۰۰ روپے کی ادویات تقسیم کیں۔

ضلع حافظ آباد

(۱)۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تین فری میڈیکل کیمپس منعقد کئے گئے جس میں ۸۵۰ مریضوں کو مفت ادویات مہیا کیں۔

(۲)۔ احمدی ڈاکٹرز نے 6000 روپے مالیت کی ادویات حاصل کر کے متاثرین سیلاب کیلئے دیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

قائد صاحب علاقہ فیصل آباد نے ٹوبہ کے متاثرہ علاقہ اور جماعتوں کا سروے کیا اور وہاں پر فری میڈیکل کیمپس کے انعقاد کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے مرکزی، جماعتی نظام کے ساتھ مل کر فری میڈیکل کیمپ ۴ اکتوبر منعقد کیا یہ کیمپ بمقام چاہ کنده نکڑه 58/3 منعقد ہوا جس سے متاثرہ علاقہ جات نکڑہ 58/3، 2 58/1 اور چاہ کنده نکڑا کی کثیر آبادی نے فائدہ اٹھایا۔ اس کیمپ کیلئے ادویات نظارت امور عامہ کے مرکزی انتظام کے تحت مہیا کی گئیں۔

مجلس ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے حسب سابق، حسب روایت سیلاب کے موقع پر ربوہ اور اس کے گردو نواح میں مثالی خدمت کی توفیق پائی۔ سیلاب سے دارالیمن کا بند اور قریبی دیہات متاثر ہوئے۔

(۱)۔ دریائے چناب کے سیلابی ریلے سے دارالیمن کے بند کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ بند میں شگاف تھے جو خدام نے بھرپور وقار عمل سے پر کئے۔ انتظامیہ اور جماعتی نظام کے تعاون سے بلڈوزر بھی مہیا ہوا۔ ۲۰۰ خدام نے دن رات وقار عمل کر کے بند کے شگافوں کو پر کیا۔ بند کو اونچا کیا۔ بند کے کمزور حصوں کو مٹی ڈال کر مضبوط کیا۔ اور بوریوں میں مٹی بھر کر بند کے پشتوں کو مضبوط اور اونچا کیا۔ اس وقار عمل اور کام کی نگرانی نظارت امور عامہ، صدر خدام الاحمدیہ، لوکل انجمن احمدیہ کے نمائندگان کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوانوں نے مثالی وقار عمل کے ذریعہ دارالیمن کو سیلابی نقصان اور خطرہ سے محفوظ کیا۔

(۲)۔ ۲۵ اگست کو سیلابی پانی علوم شرقی، نصیر آباد، طاہر آباد، فیکٹری ایریا کے پچاس گھروں میں داخل ہو گیا۔ خدام الاحمدیہ مقامی کے رضاکاروں نے فوری طور پر متاثرین کی مدد کی۔

(۳)۔ احمد نگر میں شام کو کشتی بھجوائی جو احمد نگر کے قریبی دیہاتوں سے متاثرہ افراد کو نکالنے کا کام کرتی رہی۔

(۴)۔ کوٹ وساوا سے کشتی ڈال کر خدام کمال کے گاؤں گے اور پانی

بقیہ صفحہ 38 پر

آپ کا خط ملا

☆ مکرم عبدالقادر صاحب وحدت کالونی لاہور نے ایک مضمون "حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض" کے عنوان سے بھیجا ہے۔ جو کہ ہم شائع نہیں کر سکتے۔

☆ مکرم عبدالغفور نجم صاحب دولیاہ جٹاں آزاد کشمیر سے اپنے بڑے بھائی کی شفایابی کے لئے قارئین خالد سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆ سید ناصر احمد شاہ صاحب نے راہوالی ضلع گوجرانوالہ سے "نہرپانامہ" پر ایک مضمون بھیجا ہے جو کہ ہم مدیر صاحب تشحیذ الاذہان کو اشاعت کیلئے بھیج رہے ہیں۔

☆ عدنان احمد صاحب مجلس النور کراچی سے "کشتی نوح تعلیمات کی روشنی میں" مضمون بھیجا ہے جو کہ ہم سے پڑھا نہیں جا رہا اور صفحات کے نمبر بھی درج نہیں کہ کہاں سے سے آپ نے اقتباس لئے ہیں۔ مضمون دوبارہ بھیجنے کی درخواست ہے۔

☆ مکرم عطا خان ملی صاحب دارالنصر غربی کا "ذوق عبادت" مضمون ملا ہے لیکن کوئی حوالہ نہیں ہے۔ لہٰذا شائع نہیں ہو سکے گا۔

☆ "اردو زبان اور جماعت احمدیہ" کے عنوان سے راجہ برہان احمد طالع صاحب کا جامعہ احمدیہ ربوہ سے مضمون ملا ہے جو کہ عنقریب شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

☆ استاذی المکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب نے حالیہ جلسہ سالانہ انگلستان اور وہاں پیارے آقا سے ملاقات کا احوال اور اپنے تاثرات ارسال کئے ہیں جو کہ اسی شمارہ میں شائع ہو رہے ہیں۔

☆ "ہنر سیکھنے کی اہمیت" کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نائب صدر خدام الاحمدیہ کا ایک نہایت قیمتی مضمون موصول ہوا ہے جو کہ اسی شمارے کی زینت بن رہا ہے۔

☆ "خالد" کے مستقل قلمی معاونین میں سے ایک نمایاں نام مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کا ہے۔ آپ گاہے گاہے اپنے مضامین کے ذریعہ ہمارے ساتھ تعاون فرماتے ہیں۔ آج کل آپ "سیرت حضرت مسیح موعود از تحریرات حضرت خلیفہ المسیح الاول" کے نام سے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کئے ہوئے ہیں اس کی مزید چار قسطیں ہمیں موصول ہو چکی ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ مکمل مسودہ ہو سکے تو ہمیں ارسال کر دیں۔

☆ "گفتگو کے آداب" اور "تجارت سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں" یہ دو مضمون عامر ارشاد قریشی صاحب نے کراچی سے لکھ کر بھیجے ہیں جو کہ باری پر رسالہ میں شائع کر دئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

☆ مبشر احمد قریشی صاحب نے وحدت کالونی لاہور سے "اللہ تعالیٰ سے عشق" پر ایک مضمون بھیجا ہے ذرا مزید بہتر کر کے

لکھیں تاکہ شائع کیا جاسکے۔

☆ طاہر عدیم صاحب سرگودھا! نے غزل بھیجی ہے جس کا ایک شعر کچھ یوں ہے۔

دور افق میں ڈوبے سورج کی حالت دیکھ ؟؟
موت میں کیا کیا چھپا ہے؟ زندگی پر غور کر

ہم آپ کی کتاب کے منتظر ہوں گے اور اس پر اگر ہو سکا تو قارئین سے اس کا تعارف بھی کروائیں گے۔

☆ ایک اور خوبصورت تحریر محترم مرزا نعیم احمد صاحب نثار کالونی فیصل آباد کی ہے۔ آپ نے دو نظمیں بھی ارسال کی ہیں۔ بہتر ہوگا اگر آپ وہاں کسی مستند شاعر سے اصلاح لیکر ہمیں بھیجیں۔ بہرحال بہت اچھے خیال کا اظہار کرتے ہیں۔

☆ انتصار احمد صاحب اسلام آباد سے ایک مضمون لکھتے ہیں "کیریئر پلاننگ کمرشل پائلٹ" تحریر مدھم ہے پڑھی نہیں جا رہی براہ دوبارہ بھیجیں تو نوازش ہوگی۔

☆ مکرم چوہدری داؤد احمد آزاد صاحب نے بھلیسیر انوالہ کھاریاں سے ایک مضمون بھیجا ہے "اطاعت امیر" کے عنوان سے' اس میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔ ایسے مضامین کو آیات قرآنیہ' ارشادات نبوی ﷺ سے مزید کیا جانا چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے فرمودات کا کوئی ایک حوالہ ہونا چاہئے۔ براہ کرم ہر مضمون نگار اس بات کی طرف توجہ کیا کریں کہ اپنے مضمون کو جہاں معلوماتی اور دلچسپ بنائیں وہاں اس کو مستند بنانے کے لئے ریفرنس بکس سے بھی استفادہ کریں۔ شکریہ

☆ مکرم و محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کا خط کراچی سے ملا ہے۔ آپ کا مضمون ستمبر کے رسالہ میں صفحہ 8 پر شائع ہو چکا ہے۔ "قرآن اور سائنس" آپ اپنا دوسرا مضمون بھی ضرور ہمیں ارسال فرمادیں۔ اس طرح شعراء کے تذکرہ کا مسودہ بھی ارسال فرمادیں۔ امید ہے کہ ضرور شائع ہوگا۔ انشاء اللہ آپ کے خط کا جواب الگ سے بھی لکھ دیا ہے۔

☆ انور ندیم صاحب علوی نے نوابشاہ سے مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان کے بارے میں ایک مضمون بھیجا ہے۔ عنقریب شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ آپ کی غزل نہیں ملی۔

☆ ہدایت زمان لندن سے MAD COW کے بارے میں معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ یہ معلومات ہم خالد کے ذریعہ قارئین تک منتقل کر رہے ہیں۔

☆ رفیع احمد طاہر صاحب نے سانگلہ ہل کے عزیزم عمران قمر کی میٹرک میں نمایاں کامیابی کا اعلان بھیجا ہے۔ بہرحال ہم عزیزم عمران صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ الفضل میں اشاعت کے لئے بھیجنا زیادہ مناسب ہے۔

☆ رانا عطاء الغفار راشد صاحب! فیصل آباد سے خط لکھتے ہیں۔ راشد صاحب آپ بڑی خوشی سے ممالک کا تعارف ارسال کریں۔ البتہ آپ ساتھ یہ لکھ دیا کریں کہ یہ معلومات آپ نے کہاں سے لی ہیں۔ طنز و مزاح کی مشق جاری رکھیں اور بھیجتے رہیں۔ سپورٹس کالم میں یا تو مستقل قسم کی معلومات بھیجیں یا کسی ایک کھیل کے بارے میں تفصیلی تعارف اور ریکارڈ بھیجیں۔ جزاکم اللہ

☆ مقصود طاہر بٹ صاحب گوجرانوالہ سے پاسپورٹ کے بارے میں معلومات بھیج رہے ہیں جو ہم قارئین تک پہنچا

رہے ہیں۔

☆ اٹلانٹا اولمپکس پر مضمون ممتاز احمد صاحب نے دار الصدر شرقی ربوہ سے ہمیں ارسال کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمیں یہ مضمون بروقت نہیں مل سکا۔

☆ مکرم ریاض احمد ملک صاحب نے دوالمیال سے "سوھنی دھرتی کے دیہات" کے عنوان سے لکھا ہے۔ یہ مضمون ایک مرتبہ پڑھ کر فیصلہ کرنا مشکل ہو گا کہ شائع ہو گا کہ نہیں۔ دیکھیں شائع ہوتا ہے کہ نہیں اور اگر ہوتا ہے تو کب۔

☆ جناب منور علی شاہد صاحب لاہور سے استفسار کر رہے ہیں ان تین مضامین کے متعلق، بائیو پولیمرز، ھائیکنگ اور وقت کی پابندی، تو عرض ہے کہ پہلا مضمون تو اکتوبر کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس طرح باقی دو مضامین بھی شائع ہو ہی جائیں گے۔ نیز آپ ہمیں لاہور کے متعلق مضمون بھیجیں لیکن سارے کا سارا مسودہ (قسطیں ہم خود بنالیں گے۔) شکریہ

☆ فہیم ضیاء مجوکہ خوشاب سے حضرت مسیح موعود کی ایک دعا بھیج رہے ہیں اس شمارہ میں یہ ایک خوبصورت پاکیزہ دعا شائع ہو رہی ہے۔

☆ مبشر احمد کھوکھر صاحب نے قیادت نور راولپنڈی سے ایک مضمون MTA کے عنوان سے ارسال کیا ہے۔ اس عنوان پر ہمارے پاس ایک سے زائد مضامین موصول ہوئے ہیں۔ دیکھیں کونسا مضمون شائع ہو گا۔ ظاہر ہے کہ ان سب میں سے جو زیادہ بہتر ہو گا۔ لیکن آپ سب مضامین بھیجنے والوں کے نام کوشش ہو گی کہ شائع ہو جائیں۔

☆ طارق رشید صاحب کوئٹہ سے بھی یہی درخواست ہے۔

☆ شاہد بٹ صاحب نے ناصر آباد ربوہ سے ایک غزل بھیجی ہے آپ سے بھی وہی درخواست ہے جو کہ ہم نے مرزا نعیم احمد صاحب کی خدمت میں کی ہے۔

(یکم اکتوبر 1996ء تک موصول ہونے والی ڈاک)

❀❀❀❀
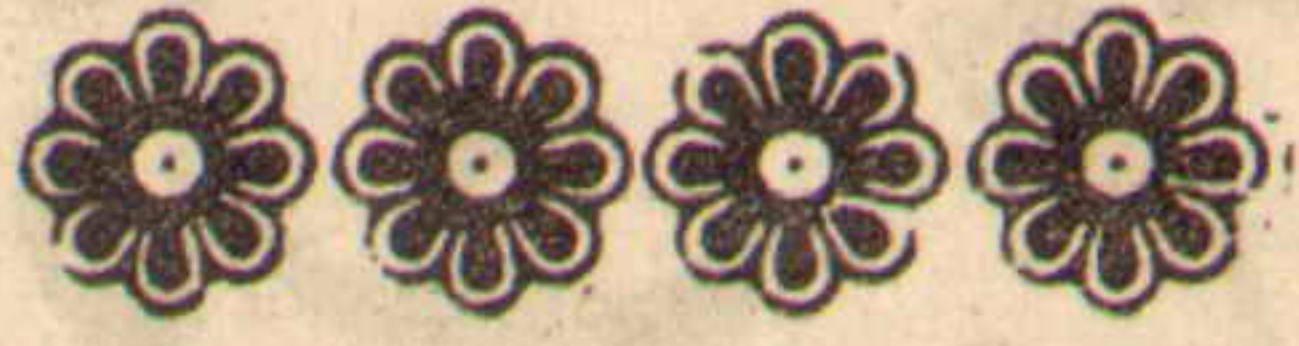
خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

حضور خدام الاحمدیہ کو ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوگی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہوسکتے ہیں جب کہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں"۔

(مشعل راہ صفحہ ۷۹)

پھر مزید فرماتے ہیں:۔

"جب تک تم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے جب تک تم اپنے اعمال سے یہ بتا نہیں دیتے کہ اب تم وہ نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے بلکہ تم تمام محنت کرنے والوں سے زیادہ محنت کرنے والے ہو اور تمام قربانی کرنے والوں سے بڑھ کر قربانی کرنے والے ہو۔ تم زمین کی نہیں بلکہ آسمان کی مخلوق ہو اس وقت تک تم دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرسکتے"۔ (مشعل راہ صفحہ 570)

قرارداد تعزیت

بروفات محترم آفتاب احمد خان صاحب

امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کی وفات پر دلی غم والم کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ 24 ستمبر 1924ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے وزارت امور خارجہ حکومت پاکستان کے دفتر میں ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت آپ نے اپنی قوم اور وطن کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ متعدد ملکوں میں آپ سفیر کے فرائض بجالاتے رہے اور اس میدان میں آپ نے بہت نام پیدا کیا۔ خلافت ثالثہ کے آخری ایام میں آپ کو جلسہ سالانہ پر تقاریر کا رواں انگریزی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔

1986ء میں آپ امیر جماعت ہائے احمدیہ یو کے مقرر ہوئے۔ اور اپنے دس سالہ دور امارت میں آپ بیش بہا جماعتی خدمات بجالانے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لندن میں قیام کی وجہ سے انگلستان کی جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں میں جو غیر معمولی اضافہ ہوا۔ جماعت احمدیہ انگلستان نے محترم آفتاب احمد خان صاحب کی سرکردگی میں اپنی ان جملہ عظیم ذمہ داریوں کو بہت احسن طریق سے نبھایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی۔ آپ امام وقت کی اطاعت اور ان کے ارشادات پر ہمہ وقت لبیک کہنے کا شرف حاصل کرتے تھے۔ آپ کو اعلیٰ اور مقتدر حلقوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور انہیں نبھانے کا فن خوب آتا تھا۔ آپ اپنی اس صلاحیت کو خدمت دین کے لئے بھرپور طریق سے استعمال کرتے رہے۔ امارت کے فرائض کے علاوہ آپ کو حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت و زیر نگرانی جماعت کی اہم اور عظیم الشان خدمات بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔ آپ جلسہ سالانہ انگلستان کے مواقع پر پر مغز تقاریر کرنے کے شرف سے بھی مشرف ہوئے۔

وفات سے کچھ عرصہ پہلے ایک عالمی سیمینار میں آپ کی برموقع و برجستہ تقریر سب سے زیادہ کامیاب تقریر قرار دی گئی۔ آپ کی اچانک وفات پر حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام آپ کی وفات پر بھی صادق آتا ہے۔ اناللہ...... ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا" (تذکرہ صفحہ 780)

اس لحاظ سے آپ بہت ہی خوش نصیب اور بابرکت وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو غیر معمولی صلاحیتیں رکھنے والے ایسے ہزاروں بے لوث خدمتگار عطا فرمائے اور سدا عطا فرماتا رہے۔

ہم سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرحوم کے جملہ افراد خاندان اور جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرما کر سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین الھم آمین

راجہ منیر احمد خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ہم ہیں ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
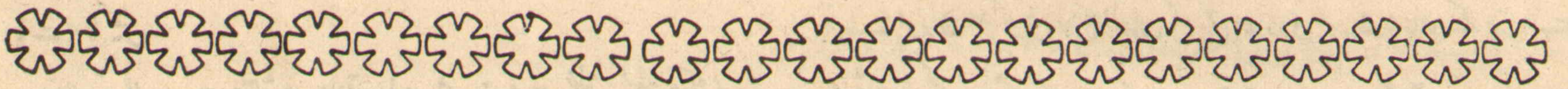
بقیہ از صفحہ 39

12۔ تعلیم القرآن کلاس کے سلسلہ میں 50 فیصد مجالس میں کام شروع ہو چکا ہو۔
13۔ مرکزی تربیتی کلاس میں کم از کم 60 فیصد مجالس کی نمائندگی ہو۔
14۔ ضلعی ٹارگٹ پھل کم از کم 50 فیصد حاصل کیا جا چکا ہو۔

بنیادی معیار مقابلہ بین علاقہ

1۔ علاقہ کی تمام رپورٹس آئی ہوں۔ جن میں سے کم از کم 11 بروقت ہوں۔
2۔ علاقہ کے ہر ضلع کی کم از کم دس ماہ کی رپورٹس مرکز موصول ہو چکی ہوں۔
3۔ قائد علاقہ یا علاقائی عاملہ نے علاقہ کے ہر ضلع کا سال میں کم از کم 3 مرتبہ دورہ کیا ہو۔
4۔ علاقہ کے ہر ضلع میں ضلعی اجتماع منعقد ہو چکا ہو۔
5۔ ہر ضلع کے بجٹ کی سو فیصد وصولی 31 اکتوبر تک ہو چکی ہو۔
6۔ علاقہ کے ٹارگٹ سے کم از کم پچاس فیصد پھل حاصل ہو چکے ہوں۔
7۔ مرکزی سپورٹس ریلی کی تمام کھیلوں میں علاقہ کی شمولیت ہو۔

بقیہ از صفحہ 32

میں گھرے ہوئے افراد کو نکالا۔

(۵) ایک کشتی سانگرہ بھجوائی گئی۔ اس طرح خدام نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا۔

(۶)۔ متاثرین جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر ربوہ کے اردگرد آ چکے تھے۔ ان کو کھانا فراہم کیا گیا اس مقصد کیلئے دارالضیافت سے کھانا لیکر کوٹ وساوا' کماکے' دارالیمن کی پہاڑی کے عقبی علاقہ' طاہر آباد کے ساتھ ڈیروں پر پہنچایا گیا۔

(۷)۔ داراپتھر' کھڑکن' برجی اور ٹھٹھہ کا فوری سروے کر کے خدمت خلق کا کام شروع کیا گیا اور مرکزی نظام کو سروے رپورٹ دی۔

(۸)۔ یکے کی' جوئیکے میں فلڈ ریلیف کیمپ لگائے گئے۔ جو ایک ہفتہ تک مسلسل خدمت کرتے رہے۔ ڈاکٹر صاحبان' رضا کاران ایک ہفتہ وہاں جاتے رہے اور اس فلڈ ریلف کیمپ کے ذریعہ مفید خدمت سرانجام دی۔

(۹)۔ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے سیلاب سے متاثرہ قریبی علاقوں میں فری میڈیکل کیمپس کثرت سے لگائے جس کے لئے نظارت امور عامہ نے ادویات مہیا کیں

(۱۰)۔ سیلاب سے متاثرین علاقہ جات میں خدمت خلق کیلئے مرکزی انتظام کے تحت جو بھی پروگرام بنائے گئے اس میں شعبہ خدمت خلق اور مقامی مجلس ربوہ نے بھرپور تعاون کیا اور اپنی رضا کارانہ خدمات ہمہ وقت مہیا کیں۔

قیادت علاقہ لاہور

مرکزی موبائل ٹیم جس نے نظارت امور عامہ کے زیر انتظام متاثرہ اضلاع گوجرانوالہ' سیالکوٹ میں فری میڈیکل کیمپس لگائے۔ ان کیمپس میں قیادت علاقہ لاہور نے ڈاکٹرز فراہم کر کے مثالی تعاون کیا۔ مرکزی شعبہ کی ہدایت کے مطابق ایک ہفتہ تک مسلسل لاہور سے ڈاکٹر فری میڈیکل کیمپ میں خدمت بجالانے کیلئے نارووال' سیالکوٹ جاتے رہے اور مرکزی ٹیم کے ساتھ مل کر متاثرین سیلاب اور مریضوں کے علاج معالجے میں خدمت سرانجام دی۔ نظارت امور عامہ کے نمائندہ مکرم میجر شاہد سعدی صاحب نے جو سیلاب سے متاثرین کی امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں لاہور کے ڈاکٹرز کی خدمت کو سراہا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ہومیوپیتھک ادویات و تعمیل ارشاد

حضور اقدس نے متاثرین سیلاب کی ابتدائی رپورٹ پر ارشاد فرمایا کہ ہمارا ہومیو ڈیپارٹمنٹ سیلاب کے بعد پیٹ کی بیماریوں اور ہیضہ وغیرہ کی روک تھام شروع کر دے۔ حضور کے ارشاد کی فوری تعمیل کی گئی۔ لندن سے موصولہ نسخہ جات "متاثرین سیلاب کیلئے تجویزہ فرمودہ ہومیوپیتھک نسخے" پرنٹ کروا کے فوری طور پر مرکزی تنظیموں' قائدین اضلاع اور علاقہ جات کو بھجوا دیئے گئے کہ وہ فری میڈیکل کیمپس کے ساتھ ان ہومیو پیتھک نسخوں سے فائدہ اٹھائیں اور حفاظتی ادویات بھی تقسیم کریں۔ نیز ان کو ھدایت دی گئی کہ اگر وہ مقامی سطح پر ان ادویات کا انتظام نہ کر سکیں تو فوری طور مطلع کریں مرکزی انتظام کے تحت ان کی ضرورت پوری کر دی جائے گی۔ اس طرح میڈیکل کیمپس میں ہومیو پیتھک ادویات بھی دی گئیں۔ اس طرح سات متاثرہ اضلاع میں حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب سے متاثرین کی خدام الاحمدیہ نے توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور خدام کو بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور خدمت کے جذبہ سے سرشار رکھے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب مہتمم خدمت خلق

بقیہ از صفحہ 28

لیکن اللہ کے فضل سے سرشار و نہال کر دینے والے یہ لاجواب و لازوال لمحات قلب و ذہن اور فکر و نظر سے کبھی جدا نہ ہوں گے۔ کبھی ماند نہ پڑیں گے۔ کبھی فراموش نہ ہوں گے۔ وقت رخصت و سفر جو حال دل تھا اور جس کی حلاوت و کسک کبھی کم نہ ہو پائے گی وہ میاں محمد کے ان دو پنجابی اشعار (جو دراصل حافظ شیرازی کے کلام کا ترجمہ ہے) میں ہی بیان ہو سکتا ہے۔

جیویں خواجہ حافظ صاحب لکھیا وچ دیوان اے
ایک بلبل میں روندی ڈٹھی(۱) پھڑیا پھل دہانے
جنہاں دے دل عشق سمایا رونا کم(۲) اناہاں
ملدے روندے وچھڑے روندے روندے ٹردے(۳) راہاں(۴)

(1۔ دیکھی 2۔ کام 3'4۔ راہوں پر چلتے ہوئے)

بنیادی معیار بین المجالس مقابلہ خلافت جوبلی علم انعامی

1۔ نومبر تا اکتوبر بارہ ماہ کی رپورٹس مرکز میں موصول ہوئی ہوں اور ان میں سے کم از کم گیارہ بروقت ہوں۔
2۔ سال نو کی فہرست تجنید بروقت ستمبر کے آخر تک آگئی ہو۔
3۔ سال نو کا بجٹ بروقت تشخیص کر کے بھجوایا ہو اور سال رواں کی وصولی 15 اکتوبر تک سو فیصد ہو۔
4۔ (الف)۔ سالانہ مرکزی اجتماع میں نمائندگی ہو۔ (ب)۔ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس میں نمائندگی ہو۔
5۔ نماز باجماعت کے عادم خدام کی اوسط تعداد مجلس کے خدام کی کم از کم پچاس فیصد ہو۔
6۔ کم از کم 10 ماہ مطالعہ کتب کی رپورٹ آئی ہو اور ہر ماہ اوسطاً 25 فی صد خدام نے مطالعہ کیا ہو۔
7۔ مرکزی امتحانات میں کم از کم 50 فیصد خدام کی شمولیت ہو۔
8۔ اصلاح وارشاد کا ٹارگٹ کم از کم 50 فیصد حاصل کر لیا ہو۔
9۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات براہ راست سننے والے خدام کی اوسط تعداد مجلس کے کل خدام کی کم از کم 50 فیصد ہو۔
10۔ مجلس کے کم از کم پچاس فی صد خدام رسالہ خالد کے خریدار ہوں۔

بنیادی معیار مقابلہ بین الاضلاع خدام

1۔ نومبر تا اگست ضلع کی ماہانہ رپورٹس 10 ماہ کی سو فیصد وصول ہو چکی ہوں اور آٹھ رپورٹس بروقت ہوں۔
2۔ قائد ضلع یا ان کی عاملہ نے ضلع کی سو فیصد مجالس کا دورہ کیا ہو۔
3۔ ضلع کے تدریجی بجٹ کا 80 فیصد 31 اگست تک وصول ہو چکا ہو اور صفر وصولی والی کوئی مجلس نہ ہو۔
4۔ ضلعی ریفریشر کورس میں ضلع بھر کے 80 فیصد عہدیداران کی شمولیت ہو یا ضلعی سالانہ اجتماع میں 80 فیصد مجالس کی نمائندگی ہو۔
5۔ مرکزی امتحانات میں کم از کم 75 فیصد مجالس کی شمولیت ہو اور ضلع کے 25 فیصد خدام نے شرکت کی ہو۔
6۔ مرکز کی طرف سے مقررہ ماہانہ کتب کا ہر ماہ 50 فیصد مجالس نے مطالعہ کیا ہو۔ اور 100 فیصد مجالس کی طرف سے دوران سال رپورٹ ضرور ملی ہو۔
7۔ خدام و اطفال کی سو فیصد مجالس سے کم از کم 5 ماہ کی رپورٹس آئی ہوں۔
8۔ انتخابات اور تشخیص بجٹ سو فیصد مجالس کا بروقت ہو۔
9۔ فہرست تجنید سو فیصد مجالس سے بروقت مل چکی ہو۔
10۔ سال میں ایک ضلعی اجتماع یا تربیتی کلاس منعقد ہوئی ہو۔
11۔ دس فیصد مجالس نے مقامی تربیتی کلاس یا اجتماع منعقد کیا ہو۔

بقیہ صفحہ ۳۷ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Monthly **Khalid** Rabwah

REGD. NO. L5830 Editor. Sayyed Mubashir Ahmad Ayaz November 1996

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بلوچستان کے تحت منعقدہ فری میڈیکل کیمپ 1996ء میں

محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مریضوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

فری میڈیکل کیمپ سبی بلوچستان میں خدمت کرنے والے چند احباب۔ درمیان میں مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور آپ کے دائیں مکرم ماجد علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بلوچستان کھڑے ہیں